REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPARERS
FOR INDIA AT NO R. NO 61/57

REGD No. R67

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد — ۲۱

بدر
ہفت روزہ
قادیان

شمارہ — ۳۶

شرح چندہ

سالانہ	۱۰ روپے
ششماہی	۵ روپے
ممالکِ غیر	۲۰ روپے
فی پرچہ	۲۵ پیسے

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
خورشید احمد انور

THE WEEKLY BADR QADIAN

۲۸ رجب ۱۳۹۲ ہجری | ۷ تبوک ۱۳۵۱ ہش | ۷ ستمبر ۱۹۷۲ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان - ۵ ظہور (اگست) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق لنڈن کی معرفت آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ حضور انور ایبٹ آباد میں ہی تشریف فرما ہیں۔ احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرام ہونے کے لئے دعائیں جاری رکھیں

قادیان - ۵ ظہور - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ مع صاحبزادیاں احمدیہ صوبائی کانفرنس میں شرکت کے لئے سرینگر گئے ہوئے ہیں۔ اور کل مورخہ ۶ ظہور کو واپسی متوقع ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہے۔

حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت سے ہیں۔ قادیان اور مضافات میں بارش کی کمی کے سبب تا حال خشک سالی کا غلبہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔ آمین

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام

قادیان دارالامان میں ایک ایمان افروز تبلیغی جلسہ

مکرم مولانا عبد الوہاب آدم صاحب آف غانا اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی ولولہ انگیز تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان دارالامان

قادیان ۱۴ ظہور (اگست)

مکرم مولانا عبد الوہاب صاحب آدم آف غانا مغربی افریقہ کی قادیان میں آمد اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی سرینگر کانفرنس سے واپسی پر لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام یہ طے پایا کہ ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا جائے جس میں مکرم مولانا عبد الوہاب آدم صاحب مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے حالات سنائیں اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی سرینگر کانفرنس کے کوائف کے موضوع پر تقریر فرمائیں

چنانچہ مورخہ ۱۴ ظہور (اگست) کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید یہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز نور الاسلام اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد محترم صاحب صدر نے فرمایا کہ سرینگر ہمارے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ ہمارے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ انکشاف فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور سرینگر محلہ خانیار میں مدفون ہیں۔ اور اس کے بعد عالم عیسائیت اور عام مسلمان بھی یہ تسلیم کرنے لگ گئے کہ واقعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی تھی۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ سرینگر کانفرنس خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہی اور غیر از جماعت احباب کے علاوہ کم و بیش ۸۰۰ افراد نے شرکت کی۔ مولوی صاحب موصوف نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور احمدیت کی روز افزوں ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ انشاء اللہ اس صدی کے گزرنے پر احمدیت کے حق میں ایک عظیم انقلاب آنے والا ہے جبکہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے بالکل مایوس ہو گئے ہیں اور کہنے لگ گئے ہیں کہ اب حضرت عیسیٰ نے نہیں آنا۔ الغرض آپ نے مختلف پیرایوں سے خدا تعالیٰ کی قدرت کے نمونے بتا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

اس کے بعد مکرم ملک صلاح الدین صاحب (صاحب صدر) نے مکرم مولانا عبد الوہاب آدم صاحب کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ آپ مغربی افریقہ کے ملک غانا کے رہنے والے ہیں۔ موصوف آٹھ نو سال تک ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد غانا کے شہر ٹیچی مان میں تقریباً بارہ سال تک تبلیغ اسلام کا فریضہ بجا لا چکے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے کامیاب تاریخی سفر پر مغربی افریقہ تشریف لے گئے تو غانا میں حضور انور نے ان سے فرمایا کہ آپ کو امریکہ یا انگلستان میں مبلغ مقرر کیا جائے گا۔ چنانچہ اب آپ عنقریب مغربی افریقہ سے بطور مبلغ انگلستان تشریف لے جا رہے ہیں اور سب سے بڑی خصوصیت آپ کو یہ حاصل ہے کہ ماہ اپریل میں حضور انور نے ایبٹ آباد کے لئے روانہ ہوتے وقت اپنی عدم موجودگی میں آپ کو ربوہ میں امیر مقامی مقرر فرمایا۔

اس کے بعد مکرم مولانا عبد الوہاب آدم صاحب نے مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ جو پون گھنٹہ تک جاری رہی۔ سب سے پہلے آپ نے اپنی قادیان میں آمد پر خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے درویشانِ قادیان کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا محبت بھرا اسلام پہنچایا۔ جس کے جواب میں وعلیکم السلام کہتے ہوئے اپنے پیارے امام کے ساتھ فرطِ محبت و عقیدت سے سینکڑوں آنکھیں نم ہو گئیں۔

مولانا عبد الوہاب آدم صاحب نے فرمایا کہ غانا مغربی افریقہ میں احمدیت کا پودا

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

جلسہ سالانہ قادیان

بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۵۱ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۷۲ء منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے اکیاسی ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۵۱ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۷۲ء رکھی گئی ہیں جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ اور مبلغین سے درخواست ہے کہ احباب کو جلسہ سالانہ قادیان کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تاکہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کے برکات سے مستفید ہو سکیں

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

مسیح موعودؑ نے آکر مسلمانوں کو کیا دیا

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

اللہ تعالیٰ اور نبیوں کی دی ہوئی خبروں کے مطابق موعود اقوام عالم یعنی مسیح موعود اور مہدی مسعود کی بعثت عین ضرورتِ زمانہ کے وقت ہوئی۔ مگر سابقہ منکرین صداقت کی سنت کے مطابق اہلِ زمانہ نے نہ صرف یہ کہ اس کی صداقت کو قبول ہی نہ کیا بلکہ انکار کے ساتھ تکفیر، تکذیب اور ایذارسانی کے منصوبوں کو انتہاء تک پہنچاتے ہوئے ان کو اور ان کے مشن کو ختم کرنے کے لئے پورا زور صرف کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی مخالفانہ و معاندانہ مساعی کا سلسلہ تا حال جاری رکھا ہوا ہے۔ پون صدی تک مسیح کی آسمان سے جسمانی آمد اور ان سے الگ امام مہدی کے ظہور کا انتظار کر کے اب وہ ان کی طرف سے مایوس ہو رہے ہیں۔ اور ہم سے سوال کر رہے ہیں کہ اگر مسیح موعودؑ اور امام مہدی کی آمد حضرت مرزا صاحب کے وجود میں ہو چکی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے صادق اور راستباز مامور ہیں تو انہوں نے آکر کونسے کارنامے سرانجام دئے۔ انہوں نے غیر اقوام تو الگ رہیں مسلمانوں کو کیا دیا؟ کیا انہوں نے مسلمانوں کو پستی سے اٹھا کر بامِ عروج پر پہنچا دیا؟ کیا انہوں نے مسلمانوں کو اغیار پر غلبہ عطا کر دیا؟ یا ان کی بعثت کے بعد بھی مسلمان قعرِ مذلت میں گرے ہوئے ہیں اور اغیار کا ان پر تسلط قائم ہے۔ اور وہ ہر طرف اغیار کا تختۂ مشق بن کر ذلت و نکبت و ادبار کا شکار ہیں۔؟

یہ سوال اس لئے کیا جا رہا ہے کہ مسلمان قرآن کریم سے نابلد محض ہیں۔ وہ اسے صرف رسم کے طور پر دیکھتے ہیں اور اکثر تو اس بات سے بھی محروم ہیں۔ اس پر غور و تدبر کر کے اسے سمجھنا تو درکنار وہ اسے چھوتے تک نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ قرآن لوگوں کے اندر سے اُٹھ جائے گا۔ گویا مسلمان اس سے محروم ہو جائیں گے۔ اس لئے وہ خدا کی سنت کے علم سے بے بہرہ ہوں گے اور ایمان سے محروم۔ کیونکہ نبی کی بعثت پر قوم نہ صرف یہ کہ اسے ردّ کر دیتی ہے بلکہ مخالفت و تکذیب سے کام لے کر ان تمام الٰہی وعدوں اور برکات سے محروم ہو جاتی ہے جو ایمان کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں اور پھر وہ اپنے اس رویہ کے نتیجہ کو دیکھ کر اپنے آپ کو ملامت کرنے کی بجائے اس محرومی اور شومئی قسمت کا الزام اس نبی کو دینے لگتی ہے اور اسے اس کے کذب کی دلیل قرار دے دیتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں فرمایا ہے کہ جب ہم نے ایک قوم کی طرف یکے بعد دیگرے تین رسول بھیجے تو اس قوم نے ان کو جھٹلا دیا۔ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ معاندین نے کہا کہ ہم تو تمہاری آمد کو نحوست قرار دیتے ہیں۔ اگر تم اپنی ان باتوں سے باز نہ آؤ گے تو ہم تم کو سنگسار کر دیں گے اور تم کو ہماری طرف سے سخت دکھ اور دردناک عذاب پہنچے گا۔ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ (سورہ یٰسین ۱۹-۲۰) ان نبیوں و رسولوں نے انہیں جواب دیا کہ دراصل تمہاری نحوست تمہارے ہی اعمال کا بد نتیجہ ہے۔ کیا تم ہم پر یہ اعتراض اس لئے کرتے ہو کہ ہم تم کو اچھی نصائح کرتے اور اچھے کام یاد دلاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تم حد سے تجاوز کرنے والی قوم ہو اس لئے لازماً تم اس کی سزا پاؤ گے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ مخالفینِ انبیاء دوہرے مجرم ہوتے ہیں ایک تو ان کی عملی حالت پہلے سے ناگفتہ بہ ہوتی ہے دوسرے وہ نبی کے مقابل کھڑے ہو کر اپنی شرارتوں و ایذارسانیوں اور حق کو مٹانے کی کوششوں کی وجہ سے مغضوب بن جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی ڈبل سزا کے مستحق ہوتے ہیں۔ اگر وہ ایمان لا کر اپنی اصلاح نہیں کرتے تو یہ دوہرا عذاب ان پر ضرور نازل ہو کر رہتا ہے۔

اب ذرا مسیح ناصری اور ان کی قوم یہود کو دیکھئے وہ مسیح کی آمد کے ساتھ اپنی امیدوں کو وابستہ کئے ہوئے تھے اور داؤدؑ کی سلطنت کے ملنے کے منتظر تھے۔ مسیح نے بھی آ کر اس سلطنت کا اعلان فرمایا اور حواریوں کو کپڑے بیچ کر ہتھیار خریدنے کا حکم دیا۔ مگر جب ایک موقع پر ایک حواری نے تلوار سے کسی کا کان اڑا دیا تو آپ نے فرمایا میاں اپنی تلوار میان میں کر لے اور فرمایا میری بادشاہت زمینی نہیں بلکہ آسمانی ہے اور فرمایا بادشاہت ظاہری طور پر نہ آسکے گی۔ گویا بارکا یہود کی بدکرداری اور عداوت کے نتیجہ میں یہود نہ صرف اس موعود بادشاہی سے محروم کر دئے گئے بلکہ وہ سزا کے مستحق ٹھہرے اور مسیح نے ان پر لعنت ڈالی جس کا قرآن کریم میں بھی ذکر موجود ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ بادشاہت کا وعدہ دراصل یہود کے ایمان لانے سے مشروط و وابستہ تھا۔ یہود نے بجائے ایمان کے تکفیر و تکذیب و تصلیب سے بدسلوکی کی، نتیجہ یہ ہوا کہ وہ موعود بادشاہت سے محروم ہو گئے اور خدا کے مزید غضب کا مورد بن گئے۔ ہاں اگر وہ بحیثیت قوم ایمان لا کر اپنی اصلاح کر لیتے تو وہ بادشاہی ان کو فوراً مل جاتی۔ مگر وہ اس طرف نہ آئے۔

یہی حال مسیح ثانی علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا ہے۔ مسلمان اپنی بدکرداری اور پھر مسیح ثانی کی تکذیب و ایذا رسانی کے نتیجہ میں موعود برکات سے محروم ہو گئے۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے غضب کے مورد بن کر سزا کے مستحق ٹھہرے یہ تو مسلمانوں کے اپنے اعمال کا نتیجہ جو ان کے لئے بھگتنا لازم تھا۔ اگر وہ بحیثیت قوم فوراً ایمان لے آتے اور اپنی اصلاح کر لیتے تو وہ مشروط و موعود برکات حاصل کر لیتے مگر انہوں نے یہود سے کچھ بھی سبق حاصل نہ کیا۔ ورنہ مسیح موعود علیہ السلام نے آکر ان کو کیا کچھ نہیں پیش کیا۔ سب چیزوں سے بڑھ کر قرآن کریم ہے جو ان کو دوبارہ لا کر دیا ہے۔ یہ اس حدیث کے مطابق ہوا ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لَوْ كَانَ الْقُرْاٰنُ بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِس۔ آپ نے قرآن کریم کے عقلی و نقلی و علمی و روحانی دلائل و خزائن سے آکر اسلام کو مالا مال کر دیا ہے۔ اور ساری دنیا کی ہدایت کے لئے براہین احمدیہ لکھ کر سب اہلِ مذاہب کو انعامی چیلنج کے ذریعہ سے مغلوب کر دیا۔ کوئی بھی مقابلہ پر نہ نکلا۔ اب یہ معترضین حضرات خود ہی بتائیں کہ یہ قرآنی غلبہ بہتر ہے یا مادی غلبہ؟ ان کو چاہئے تھا کہ وہ خود بھی اس سے فائدہ اٹھاتے اور اسے لے کر دیگر مذاہب تک پہنچ کر ان کو اسلام میں داخل کرتے

پھر آپؑ نے پیشگوئی کر کے جلسہ مذاہب لاہور میں اسلامی اصول کی فلاسفی والے مضمون کے ذریعہ سے تمام مذاہب کے روبرو اسلام کا غلبہ ثابت کر کے سب مذاہب کو شکست دے دی جس کا اعتراف اغیار نے بھی کیا۔ کیا اس کے باوجود بھی مسلمان قوم اپنی جگہ سے ٹس سے مس ہوئی اور اس لئے آپ کو قبول کیا۔؟ ہرگز نہیں۔ اندریں حالات یہ کس طرح ممکن تھا کہ مسلمانوں کے ایمان لائے بغیر ان کو دینی و مادی برکات و ترقیات حاصل ہو جاتیں اور وہ بحیثیت قوم قعرِ مذلت سے نکل آتے اور دوسری اقوام سے مار نہ کھاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو مسلمانوں کو دیگر اقوامِ عالم پر غلبہ کے حصول کے لئے ضروری علمی و روحانی سامان مہیا فرمایا۔ اگر وہ چاہتے تو ان کے ذریعہ سے وہ تمام عالم پر غالب آسکتے تھے۔ اور یہ موقع ہر وقت ان کے سامنے اب بھی موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علوم کے خزائن سے ان کو مالا مال کر دیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمان اسے خاطر میں نہیں لاتے۔ آپ نے ان کو اسلام کی صداقت کا تازہ بتازہ واضح نشانات کا بڑا بھاری ذخیرہ عطا فرمایا ہے نہ صرف مسلمان بلکہ دیگر اقوام بھی اس سے فائدہ اٹھا کر اپنی بگڑی کو سنوار سکتی ہیں اور عالمگیر امن دنیا میں قائم کر سکتی ہیں جس کے لئے وہ سخت حیران پریشان اور سرگردان ہیں۔ کوئی مانے یا نہ مانے خدا تعالیٰ نے امنِ عالم کو مسیح موعودؑ کی ذات سے وابستہ کر دیا ہے۔ سو وہ آپؑ ہی کے ذریعہ سے قائم ہوگا۔ اور جب تک مسلمان اور دیگر اقوام اس طرف توجہ نہ کریں گی وہ زمینی اور آسمانی بلاؤں کا شکار رہیں گی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر دیا تو بہت کچھ ہے مگر لینے والے تھوڑے ہیں۔ اکثر اپنی نحوست کا الزام آپؑ کو دے کر بری الذمہ اور مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی سنت و خبروں پر غور نہیں کرتے اور یہی بات ان کی محرومی و ہلاکت کا باعث ہے۔ پس وقت کے مامور کو نہ ماننا اور اس کا ساتھ نہ دینا بلکہ اس کی مخالفت و تکذیب و مقابلہ کرنا جہاں ہمیشہ ہی قوم کو برکات و تائیدات الٰہیہ سے محروم کر دیتا رہا ہے وہاں ان کی تباہی و بربادی کا بھی باعث ہوتا رہا ہے۔ اس کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ مومنوں کی جماعت کو تدریجی ترقی و غلبہ و فتوحات بھی عطا کرتا رہا ہے۔ جیسا کہ اب جماعت احمدیہ کو بھی وہ عطا فرما رہا ہے۔ جوں جوں مومنوں کی جماعت ترقی کرتی چلی جائے گی یہ فتوحات و برکات بھی اپنا دائرہ وسیع سے وسیع تر کرتی چلی جائیں گی۔ تا آنکہ وہ ساری دنیا پر محیط ہو جائیں گی۔ اور نہ ماننے والے نہ صرف یہ کہ ان سے محروم رہیں گے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے غضب کے مورد بن کر یہود کی طرح آخری تباہی کا شکار ہو جائیں گے۔ ماننے اور نہ ماننے والوں سے خدا تعالیٰ کا موجودہ سلوک بھی اس پر شاہد ناطق ہے۔

نتیجہ امتحان مولوی فاضل

امسال قادیان سے مولوی فاضل کے امتحان میں صرف برادرم مکرم بشارت احمد حیدر صاحب بادیگری پرائیویٹ طور پر شامل ہوئے تھے جو کہ خدا کے فضل سے ۷۰۰ میں سے ۳۶۱ نمبر حاصل کر کے سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس کو ان کے لئے باعثِ برکت بنائے۔ آمین

خاکسار جاوید اقبال مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ایک مرتبہ وہ صحتیاب ہو کر گھر آ گئی تھیں لیکن بیماری کا دوبارہ حملہ ہوا اور ہسپتال جانا پڑا۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے   خاکسار ناصر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھدرواہ

فتنہ و فساد اسلامی شریعت اور فطرتِ صحیحہ کے سراسر خلاف ہے اللہ تعالیٰ ہرگز اس کی اجازت نہیں دیتا

اس کی وجہ سے انسان کی وہ استعدادیں ختم ہو جاتی ہیں جو صفاتِ الٰہیہ کے مظہر ہونے کی حیثیت سے اُسے حاصل ہیں

خطبہ جمعہ ازسیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸ ؍وفا ۱۳۵۱ ہش مطابق ۲۸ ؍جولائی ۱۹۷۲ء ۔ بمقام سعید ہاؤس ایبٹ آباد

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

قرآنِ عظیم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہر سو اور ہر طرف بڑا ہی فتنہ اور فساد پھیلا ہوا ہے۔ گھیراؤ اور جلاؤ۔ توڑو اور پھوڑو۔ مارو اور پیٹو کا یہ مظاہرہ صرف ہمارے ملک میں ہی نہیں ہے بلکہ امریکہ میں بھی ہے۔ بہت سے دوسرے ممالک میں بھی ہے۔ بعض ملک ایسے بھی ہیں جنہوں نے اس رجحان کو سختی کے ساتھ روکا ہے۔ تاہم یہ فساد

اس زمانے کا نشان

بن چکا ہے۔

غرض قرآن کریم نے اس زمانے کے متعلق یہی خبر دی تھی اور بتایا تھا کہ اسے اسلامی شریعت اور انسان کی فطرتِ صحیحہ پسند نہیں کرتی۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ

(البقرہ ۲۰۶)

اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا

اللہ تعالیٰ تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہے۔ اس نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ مفسد یعنی فساد کرنے والے آدمی کو پسند نہیں کرتا۔ اس عالمین میں

صفاتِ باری کے جو جلوے

انسان کے لئے ظاہر ہو رہے ہیں، فساد ان سے متضاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات اور ان جلووں اور فساد کے درمیان تضاد پایا جاتا ہے۔

چنانچہ عربی کی کوئی لغت دیکھیں بعض جگہ علماء صرف اتنا لکھ دیں گے کہ فساد ضد الصلاح اور صلاح ضد الفساد ہے۔ بہرحال یہ دو متضاد الفاظ ہیں۔ فساد صلاح کے بالکل متضاد چیز ہے اور صلاح فساد سے بالکل متضاد چیز ہے۔ چنانچہ امام راغبؒ نے مفردات میں اصلح کے معنے یہ لکھے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اس کا فاعل ہو اور انسان اس کا مفعول ہو تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں خَلَقَہٗ صَالِحًا۔ یعنی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدائش کے وقت قوت اور اہلیت کے لحاظ سے صالح بنایا ہے اسے وہ تمام استعدادیں دی گئی ہیں جو

ایک صالح آدمی

میں ہونی چاہئیں۔ پھر صالح کے معنے یہ لکھے ہیں کہ جو شخص حقوق کی ادائیگی کی اہلیت رکھتا ہو اور اپنی صلاحیتوں کے لحاظ سے اپنے حقوق اور واجبات کو عملاً ادا بھی کر رہا ہو۔ پس ایسے شخص کو عربی میں "صالح" کہتے ہیں اور یہ معنے فساد کے اُلٹ ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے انسان کو وہ تمام قوتیں اور استعدادیں دے کر پیدا کیا ہے اور اس میں یہ اہلیت پیدا کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عاید کردہ حقوق کو وہ ادا کر سکے۔ پھر حقوق کو ادا کرنے کے طریقے بھی بتائے گئے۔ یعنی نہ صرف اہلیت پیدا کی گئی بلکہ اس کو

یہ ہدایت بھی دی گئی

کہ تم نے اس اس طرح اپنے حقوق کو ادا کرنا ہے۔ چنانچہ اسلامی شریعت نے حقوق کی ادائیگی کے متعلق مفصل احکام بیان کئے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ حقوق کی ادائیگی کے راستہ میں جو روکیں پیدا ہو سکتی تھیں ان کو دور کرنے کے لئے بھی احکام نازل کئے گئے ہیں۔

غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے انسان کو صالح پیدا کیا ہے اور میں نے اسے وہ تمام طاقتیں قوتیں استعدادیں اور صلاحیتیں دے دی ہیں جن کی اسے ان حقوق کی ادائیگی کے لئے ضرورت تھی جن کو میں نے اس کے اوپر عاید کیا ہے اور جن کی ادائیگی واجب قرار دی ہے۔ مثلاً

انسان کے اپنے نفس کے حقوق

کے علاوہ اس پر دوسروں کے حقوق بھی واجب ہیں ان سب حقوق کی ادائیگی کے لئے جس

جس چیز کی انسان کو ضرورت ہے وہ اسے دے دی گئی ہے

غرض فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا (الروم ۳۱) کی رو سے ہماری یہ صلاحیتیں اصولی طور پر اس حکم کی بجا آوری کے لئے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر بنیں۔ یہ ایک بڑا لمبا مضمون ہے۔ آپ اس کے مختلف حصوں کے متعلق اکثر سنتے رہتے ہیں۔ غرض

نوعِ انسان کی پیدائش کا مقصد

یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنے۔ اگر نوعِ انسان کا کوئی فرد اس کے اُلٹ چلے تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے پیار نہیں کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ مفسد سے پیار نہیں کرتا۔ اس واسطے کہ انسانی پیدائش کی جو غرض و غایت ہے مفسد اس کے اُلٹ چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیدائشی طور پر اسے صالح بنایا تھا مگر بڑے ہو کر اس نے اس سے متضاد صفات اپنے اندر پیدا کیں یعنی ایسی راہوں کو اختیار کیا جن سے انسانی حقوق پامال ہوتے ہیں، ادا نہیں ہوتے۔ اس نے گویا اللہ تعالیٰ کی اس عظیم شریعت سے منہ پھیر لیا۔ جس نے اس کے ہر قسم کے حقوق قائم کئے اور پھر یہ بھی بتایا

اِن حقوق کی ادائیگی

کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر پوری صلاحیتیں پیدا کی ہیں۔

بہرحال اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہ فرمایا ہے کہ جو آدمی مفسد ہے اس کے اعمال، اس کی کوشش اور جد و جہد کا نتیجہ صحیح معنی میں کامیابی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ فساد برپا کرتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ایک مفسد کے اعمال کو ان کے نتیجہ کے لحاظ سے صالح قرار نہیں دیتا۔ جو صالح اعمال کا نتیجہ نکلتا ہے وہ مفسد کے اعمال کا نتیجہ نہیں نکلتا جو آدمی خدا تعالیٰ اور اس کی صفات سے دور

بھاگتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا نہیں کرتا یعنی جو کام کرنا چاہئے تھا وہ اس نے نہیں کیا اور جو نہیں کرنا چاہئے تھا وہ اس نے کیا تو گو

ظاہری اور وقتی

طور پر لوگ دھوکا کھا جاتے ہیں مگر حقیقتاً اس کے اعمال کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ مثلاً ایک چور ہے وہ چوری کر کے آتا ہے اگر وہ صبح پکڑا جائے تو رات کی روٹی تو اس نے اپنے منشاء کے مطابق خوب مزے سے کھائی۔ مگر کیا یہ بھی کوئی کامیابی ہے کہ ایک وقت کی روٹی کھائی اور اگلے روز ہتھکڑیاں لگ گئیں۔ یا جیل بھیج دئے گئے یا کہیں ڈاکہ مارا اور ڈکیتی کے دوران قتل ہو گئے۔ یا اس نے ناپاک اور بے ہودہ دنیا میں دنیوی طور پر حظ اور مسرت حاصل کر لی۔ لیکن اُخروی زندگی میں لمبے عرصے کی جہنم خرید لی۔ یہ تو کوئی کامیابی نہیں۔ کم از کم

ایک سچے احمدی مسلمان

کے لئے تو کوئی کامیابی نہیں ہے۔ ایک عقلمند کے لئے بھی یہ کوئی کامیابی نہیں ہے۔ دنیا کا کوئی عقلمند آدمی اگر ہم اسے اُخروی زندگی کا قائل کر سکیں تو وہ یہ نہیں کہے گا کہ ایک ایسا فعل جس کے نتیجہ میں چند روزہ تکلیف برداشت کرنے کے لئے ابدی لذتوں اور سرور کا سامان پیدا ہو وہ اس فعل سے بُرا ہے جس کے نتیجہ میں چند دن اس کو لذت اور سرور کے ملیں اور پھر ابدی مصیبت دکھ درد اور بے چینی میں اس کی زندگی گزرے۔ یعنی اگر اُخروی زندگی ہے اور ہمارے نزدیک تو یقیناً ہے تو پھر ہر عقلمند یہی کہے گا کہ پہلی چیز بہرحال اچھی ہے

ابدی مسرتوں کے حصول

کے لئے چند روزہ تکالیف کا برداشت کر لینا بہر صورت اچھا ہے۔ بجائے اس کے کہ انسان اس دنیا کی چند روزہ زندگی سے فائدہ اٹھالے اور پھر ہمیشہ کے لئے خدا تعالیٰ کے غضب کا

مورد بن کر جہنم کی آگ میں جلتا رہے۔ اس سے بہتر ہے کہ انسان اس دنیا کے مصائب برداشت کر لے اور فتنہ و فساد سے بچ کر اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچ جائے۔

پس مذہباً بھی انسانی فطرت کے لحاظ سے بھی اور عقلاً بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ آدمی صالح بنا رہے تو اچھا ہے کیونکہ جہاں تک

ہماری عقل کا تعلق

ہے یہ تو متعلقات کے مطابق نتیجہ نکالتی ہے مثلاً اگر یہ ہے اور یہ ہے تو پھر اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ ۲ اور ۲ جمع کئے جائیں تو نتیجہ چار نکلتا ہے۔ اس کا آٹھ نتیجہ نہیں نکلے گا۔ پس عقلاً بھی یہی درست ہے کہ انسان کی صالحیت ہی نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ اگر کوئی مفسد بن جائے اور عارضی اور وقتی طور پر اسے بظاہر کچھ فائدہ بھی پہنچ جائے تو یہ دراصل اس کی کامیابی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مفسدوں کے اعمال کو اللہ تعالیٰ صالح اعمال سمجھ کر بابرکت نتیجہ نہیں نکالا کرتا جیسا صالح اعمال کا نتیجہ نکالتا ہے۔ پس مفسد لوگ

حقیقی طور پر کامیاب

نہیں ہوتے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے فساد کرنے سے منع فرمایا کیونکہ فساد صلاح کے متضاد ہے صلاح کے معنے ہوتے ہیں حقوق کی ادائیگی کی اہلیت کا ہونا۔ جیسا کہ فساد مسخ شدہ فطرت کو مستلزم ہے۔ اور ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عاید کردہ حقوق کی ادائیگی کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا اور نہ اس کے اعمال کے کامیاب نتائج نکالتا ہے۔ عجیب بات ہے کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے وہ خدا تعالیٰ کی اس نصیحت پر کہ فساد نہیں کرنا اس وقت عمل پیرا ہو کر ترقی کر گئے۔ مگر جو لوگ خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں وہ اس کی نصیحت کو بھلا بیٹھے ہیں اور اس پر

عمل کرنے کے لئے

تیار نہیں ہیں۔

مجھے کچھ چکر آتے ہیں اس لئے میں اس مضمون کی مختصراً تمہیدی آج بیان کر سکوں گا میں نے فساد کے معنے بتا دئے ہیں۔ میں نے صلاح کے معنے بھی بتا دئے ہیں۔ جب ہم بہت ساری چیزیں اکٹھی سامنے رکھتے ہیں تو حقیقتاً اور انجام کار آخری نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ فساد صلاح کی ضد ہے۔ صلاح کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی اہلیت رکھنا اور فساد کے معنے اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے سے نفرت کرنا۔ اس کے لئے کوشش بھی نہ کرنا بلکہ اس کے الٹ کوشش کرنا۔

اللہ تعالیٰ کی بے شمار صفات ہمیں نظر آ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ یہ ہیں میری صفات۔ تم ان کے مظہر بنو۔ مثلاً

صفتِ خالقیت

ہے۔ تم مختلف چیزیں ایجاد کرو تو اس کے مظہر بن جاؤ گے۔ سائینسدان جو کسی نہ کسی چیز کے موجد ہیں وہ اپنے اپنے دائرہ کے اندر خالق کی صفت کے مظہر بن رہے ہیں۔ مگر انسان حقیقی طور پر تو اس معنی میں تو خالق نہیں بن سکتا جس معنی میں اللہ تعالیٰ خالق ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کسی بھی صفت کا کوئی بھی مثل نظر نہیں آتا۔ یہاں تک کہ انسانی عقل بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کا حقیقی تصور نہیں کر سکتی۔ بہرحال انسان

اپنے دائرہ کے اندر

خالق بھی بن سکتا ہے، رازق بھی بن سکتا ہے وہ اپنے دائرہ کے اندر مالک بھی بن سکتا ہے رب بھی بن سکتا ہے۔ وہ اپنے دائرہ استعداد کے مطابق رحمٰن بھی بن سکتا ہے، اور رحیم بھی بن سکتا ہے۔ انسان جب باپ بن جاتا ہے تو وہ ایک لحاظ سے رحمٰن بھی بن جاتا ہے۔ اس کا دو مہینے کا چھوٹا بچہ ہوتا ہے جب رات کو اٹھ اٹھ کر اس کے آرام اور دودھ کا انتظام کر رہا ہوتا ہے تو اس وقت وہ بچے کے کسی عمل کی جزا دے رہا ہوتا ہے جس وقت وہ بچہ جوان ہوتا ہے اور عمل کرنا شروع کرتا ہے تو پھر وہ اس کے لئے رحیم بن جاتا ہے۔ غرض

اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے

انسانی فطرت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ چنانچہ خدا کے نیک بندے اپنی فطرت کے مطابق روحانی مطالبہ بنا کر اس پر عمل کر رہے ہوتے ہیں یعنی وہ جو کام کرتے ہیں صفاتِ باری کی پوری معرفت اور عرفان کے بعد کرتے ہیں۔ ورنہ تو ایک دہریہ بھی اس فطرت سے مجبور ہو کر کبھی رحمانیت کے جلوے بھی دکھاتا ہے۔ لیکن ایک کامل مومن اور ایک دہریہ کے ان صفات کے جلووں میں جو فطرت کے نتیجہ میں اس کے اور عرفان کے نتیجہ میں اس کے ظاہر ہو رہے ہیں بڑا فرق ہے۔

بہرحال فساد سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ اور یہ اس لئے منع فرمایا ہے کہ اس طرح ایک تو انسان

اللہ تعالیٰ کی محبت

سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس سے پیار نہیں کرتا۔ دوسرے یہ کہ وہ اپنی فلاح اور بہبود کے لئے جو اچھے اور نیک نتائج نکالنا چاہتا ہے وہ بھی نہیں نکلتے۔ مثلاً اگر مزدور کسی کارخانے کا گھیراؤ کر لیتا ہے اور اس کو توڑ پھوڑ دیتا ہے تو جو اس کا مطلب اور مقصود تھا کہ اس کا معیارِ زندگی بڑھ جائے اس کا یہ فعل (یعنی توڑ پھوڑ) اس کی اس خواہش کی تکمیل میں ممد و معاون نہیں بن سکتا بلکہ نتیجہ اس کے اپنے ہی خلاف نکلتا ہے۔ کیونکہ اس طرح جب کارخانے بند ہو جائیں گے اور پیداوار نہیں بڑھے گی تو مزدور کا

معیارِ زندگی

کیسے بڑھ جائے گا۔ پس توڑ پھوڑ کے نتیجہ میں یہ سمجھنا کہ معیارِ زندگی بڑھ جائے گا سراسر نامعقول اور خلافِ عقل بات ہے۔

یہ تو میرے مضمون کی تمہید ہے۔ میں آیندہ انشاء اللہ تفصیل سے بتاؤں گا کہ قرآن کریم نے اس مسئلے پر بڑا زور دیا ہے اور فساد کرنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ فسادی اور مفسد اپنے مفسدانہ اعمال کے نتیجہ میں محنت اور کام کو بھی اور ذرائع پیداوار کو بھی نقصان پہنچاتا ہے چنانچہ قرآن کریم نے خود اصولی طور پر ذرائع پیداوار بھی بتائے ہیں۔

قرآنِ کریم کی

یہی تو عظمت ہے کہ وہ ایسے اصول بتا دیتا ہے جس سے انسانی عقل آگے خود نتائج اخذ کر سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو میں چاہتا ہوں کہ ایک یا دو خطبات میں یہ مضمون ختم ہو جائے لوگ اسے پڑھیں تو شاید ان کی اصلاح ہو جائے۔ اور قرآن کریم کی طرف ان کی توجہ پھر جائے تو وہ فساد سے بچنے اور اصلاح کی طرف لوٹنے کی کوشش کرنے لگ جائیں۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے

⁂ ⁂ ⁂

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کا تربیتی اجلاس

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی شرکت

از مکرمہ سیدہ امۃ الباری صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدر آباد دکن

مکرمہ و محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی بابرکت آمد پر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد دکن کا تربیتی اجلاس بتاریخ ۱۷ اگست ۱۹۷۲ء منعقد کیا گیا جس میں بفضلہ تعالیٰ حیدر آباد و سکندر آباد کی تمام مستورات نے شرکت کی۔ جلسہ گاہ کو رنگا رنگ جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ اور لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ محترمہ صدر صاحبہ کی گلپوشی کی گئی۔ اس کے بعد محترمہ صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ محترمہ اعظم النساء بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد دکن نے لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کی طرف سے صدر صاحبہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ محترمہ رفعت پروین صاحبہ نے نظم پڑھی

بعد ازاں محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے سامعات سے خطاب فرمایا۔ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں نے گزشتہ سال ناصرات الاحمدیہ کو غیر ارادی طور پر کہا تھا کہ آپ لوگ ترقی کی کوشش کریں انشاء اللہ میں آئندہ سال آؤں گی۔ خدا نے میری بات پوری کر دی۔ آپ نے فرمایا کہ سپاسنامہ میں جس قسم کے .... کے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے میں اس کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ صحابہ کرام اور خلفاء کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق تھا اور اسی عشق کا واسطہ دے کر آپ نے فرمایا کہ ہمیں بھی ایسی ہی محبت خدا رسول اور اس کے خلفاء سے کرنی چاہیئے۔ اور یہ جذبہ ہماری اولاد کے اندر بھی پیدا ہونا ضروری ہے۔ آپ نے احسن رنگ میں ماؤں کو اولاد کی تربیت کی طرف متوجہ کر کے فرمایا کہ یہ فرض ادا کر کے مائیں جنت کی جنت کی وارث بن سکتی ہیں۔ دوسری طرف ناصرات کو نصیحت فرمائی کہ آپ اول اور عہدیداروں کی کامل فرمانبرداری کر کے حقیقی رنگ میں ناصرات بن سکتی ہیں

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریکات مثلاً قرآن سیکھو اور سکھاؤ پر بہت زور دیا۔ اور فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے سے دنیا میں امن ہو سکتا ہے عورتوں کی حد تک حضور کی تحریکات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

اس کے بعد حسب پروگرام ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ہوا (جس کی رپورٹ چھپ چکی ہے)۔ محترمہ صدر صاحبہ نے امتحان سیرت طیبہ کی کامیاب ہونے والی ناصرات کو اسناد تقسیم کیں۔

آخر میں حضرت سیدہ موصوفہ نے اجتماعی دعا کروائی اور تمام ممبرات کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

اگر آپ ماہِ رجب میں
زکوٰۃ ادا نہیں فرما سکے
تو رمضان المبارک میں ادا فرمائیں
یہ زیادہ ثواب کا موجب ہو گا

قرآنِ کریم ایسی عظمت و شان والی کتاب ہے کہ اسکی ہر انسان کو ضرورت ہے اور ہر قدم پر اسکی طرف رجوع کرنا چاہیے

فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے افتتاح کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

میری دلی خواہش اور کوشش ہے کہ ہماری ہر نسل قرآنِ کریم کو حرزِ جاں بنانے والی ہو اور اس کی صفات سے آگاہ ہو!

ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فضلِ عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم بڑی عظمت اور علوِ شان والی کتاب ہے۔ اس کو چھوڑ کر، اس کے نور سے پیٹھ پھیر کر اور اس کی ہدایت کو نظر انداز کر کے ہم خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی عزت کوئی بلندی اور کوئی رفعت اور کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ ایک ایسی عظیم کتاب ہے جس کی انسان کو ہر قدم پر ضرورت ہے اور اسے ہر قدم پر اس کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اس لئے ہماری دلی خواہش اور تڑپ ہے کہ ہماری موجودہ نسل اور آئندہ نسلیں قرآنِ کریم کو حرزِ جاں بنا لیں اور اس کو مہجور نہ بنائیں۔ اس کے حقائق و معارف، اس کے انوار و برکات اور اس کی ہدایات سے متعارف کرانے کے لئے جہاں ہر سال رمضان میں قرآنِ کریم کا ایک دور کیا جاتا ہے وہاں ہر سال جماعت کے بچوں کے ایک گروپ کو ایک ماہ کے لئے مرکز میں جمع کیا جاتا ہے ہماری کوشش یہ ہے کہ ہماری کوئی نسل ایسی نہ ہو جس کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہیں کہ یٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِی اتَّخَذُوۡا ھٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَھۡجُوۡرًا۔ اے میرے رب میری قوم نے قرآن کو مہجور و متروک بنا دیا ہے

۲۲ وفا کی صبح مسجد مبارک میں نظارت اصلاح و ارشاد (شعبہ تعلیم القرآن) کے زیرِ اہتمام فضلِ عمر درس القرآن کلاس کا افتتاحی اجلاس منعقد ہوا جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت لطیف اور روح پرور خطاب سے نوازا اور اجتماعی دُعا کے بعد کلاس کا افتتاح فرمایا۔ اس کلاس میں جماعتہائے احمدیہ کے ۸۰۳ نمائندگان شرکت کر رہے ہیں اور ابھی اس تعداد میں اضافہ کی توقع ہے۔ ان میں سے ۲۸۸ طالبات ہیں ربوہ کے ۱۷۴ طلبا اور ۲۳۰ طالبات کلاس میں شامل ہو رہی ہیں۔ گزشتہ سالوں میں یہ کلاس ایک ماہ کے لئے منعقد کی جاتی تھی لیکن اس سال حضور انور نے یہ شرط عاید کر دی ہے کہ ایک ہفتہ تک ضلعی امراء اور مربیان کی زیرِ نگرانی یہ کلاس منعقد کی جائے اور پھر جو طلبہ اور طالبات ان کلاسوں میں شامل ہوں انہیں تین ہفتہ کے لئے ربوہ بھجوا دیا جائے۔ چنانچہ اس سال جو طلبہ اور طالبات اس کلاس میں شامل ہوئے ہیں وہ ایک ہفتہ کی تربیت اپنے اضلاعی نظام کے ماتحت حاصل کر چکے ہیں اور اب تین ہفتے تک وہ مرکز میں قرآن کریم کی تعلیم حاصل کریں گے۔

حضور انور آٹھ بج کر پچیس منٹ پر مسجد میں تشریف لائے۔ طلبہ حسبِ دارایک نظام کے ماتحت اپنے سائقین اور نگرانوں کے ساتھ اپنی اپنی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ طالبات کے لئے پردہ کا انتظام ہے۔ مسجد کے شمالی حصہ میں زائرین کے لئے جگہ بنائی گئی تھی حضور انور کی آمد پر جملہ حاضرینِ مجلس نے کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ چند منٹ حضور جلوس فرما ہو کر منتظمین سے گفتگو فرماتے رہے اس کے بعد محترم حافظ بشیر الدین صاحب فاضل نے تلاوتِ قرآن کریم فرمائی جس کے بعد مکرم مولوی عبد الوہاب صاحب آدم آف غانا نے غانین زبان میں منظوم کلام اور اس کا ترجمہ اور مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم اردو کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضور نے اپنا بصیرت افروز خطاب شروع فرمایا جو ایک گھنٹہ جاری رہا۔ حضور نے فرمایا اس سال کی کلاس تعلیم القرآن کے سلسلہ میں جاری کردہ چھٹی کلاس ہے جس کے اختتام پر قرآن کریم کا ایک دور مکمل ہو جائے گا۔ بعض طالبات نے جو گزشتہ چار سال سے اس کلاس میں شامل ہو رہی ہیں اور اس سال بھی اس کلاس میں حصہ لے رہی ہیں یہ مطالبہ کیا ہے کہ پہلے سال کے کورس کا امتحان لے کر انہیں سند دے دی جائے۔ کیونکہ باوجود نیت کے وہ پہلے سال کلاس میں شامل نہیں ہو سکی تھیں۔ میں نے ان کا یہ مطالبہ منظور نہیں کیا اور نہ مجھے منظور کرنا چاہیئے تھا کیونکہ جو کورس پڑھا نہیں اس کا امتحان کیسا۔ دنیا میں تنزل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ناجائز رعایات دے دی جاتی ہیں جن سے قرآن کریم نے منع فرمایا ہے۔ دوسرے نیتوں پر مبنی ہونے والا ثواب خدا تعالیٰ کا کام ہے جو نیتوں کا علم رکھتا ہے۔ ہم انسان ہیں ہم نے جو فیصلہ کرنا ہے وہ ظاہر پر کرنا ہے۔ پھر ہمارا یہ کورس یونیورسٹی کی طرح نہیں کہ پانچ درجے پاس کر لئے اور چھٹے میں کمپارٹمنٹ آ گئی جس بعد میں کلیئر (Clear) کر لیا گیا۔ ۳۳ فیصد نمبر لے کر امتحان پاس کر لیا۔ اس لئے جو طالبہ پہلے سال کلاس میں شامل نہیں ہوئی اور باقی پانچ سالوں میں اس نے شمولیت کی ہو وہ اگلے سال جبکہ قرآن کریم کا دوسرا دور شروع ہو گا کلاس میں شامل ہوں ہم اس کے معاملہ میں غور کر کے فیصلہ کریں گے

اس کے بعد حضور نے فرمایا قرآن کریم کے بغیر قرآن کریم کی برکات کو چھوڑ کر اور قرآنی انوار کی طرف سے پیٹھ پھیر کر ہم خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی رفعت اور کامیابی حاصل نہیں کر سکتے اس لئے ہماری خواہش اور کوشش ہے کہ ہماری نسلیں قرآنِ کریم کو حرز جاں بنا لیں۔ اور اس کو مہجور نہ چھوڑ دیں اور اس کا ایک طریق یہ اختیار کیا گیا ہے کہ ہر سال جماعت کے بچوں کے ایک گروہ کو مرکز میں اکٹھا کیا جاتا ہے۔ اور اسے قرآنِ کریم کے معانی، اس کی خوبیوں، اس کے انوار اور اس کے حقائق و معارف سے واقف کرایا جاتا ہے تا ہماری نسل کا ہر فرد اس کتاب کی عظمت کا قائل ہو۔ اس کی علوِ شان سے واقف ہو۔ اس کی خوبیوں سے آگاہ ہو۔ اس کے نور کا اسے علم ہو۔ اس کی روح اور اخلاق پر اس کا اثر ہو۔ اس کے دل میں اس کے لئے محبت کا ہر وقت ایک سمندر موجزن ہو اور کسی وقت بھی اس کے نفس میں شیطان کوئی ایسا وسوسہ پیدا نہ کرے جو اسے قرآن کریم سے دور لے جانے والا ہو

حضور نے فرمایا قرآن کریم کی طرف منسوب ہونے والوں نے خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے باوجود یہ کہہ دیا کہ یہ کتاب گو ۱۴۰۰ سال قبل انسانی ضروریات کو پورا کرتی تھی لیکن یہ ہماری آج کی ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتی۔ اگر یہ کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنائی ہوتی تو ان کی یہ بات درست ہوتی لیکن ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ قرآن کریم اس کامل ہستی کے علم سے نکلی ہوئی کامل کتاب ہے جس کی قدرتوں کا کوئی انتہا نہیں اس کا علم پہلے زمانوں، آج کے زمانہ اور آئندہ زمانوں سب پر محیط ہے۔ اور جو ذات مجسم نور، مجسم علم اور مجسم قدرت ہے اس کی طرف سے نازل کردہ کتاب جس کی اپنی کاملیت کے ان گنت جلوے ہر سال دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں وہ ہماری آج کی ضرورتوں کو بھی پورا کرتی ہے اور آئندہ کی ضرورتوں کو بھی پورا کرے گی۔

حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ میں نے ہر زمانہ میں ہر قوم کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے دنیا میں رسول بھیجے ہیں اور اس دعوے کے ایک حصہ پر ہم علی وجہ البصیرت یقین رکھتے ہیں کیونکہ ہم بنی اسرائیل کے بعض نبیوں سے جن کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے واقف ہیں لیکن بعض قومیں ایسی بھی ہیں جن میں نبوت کے آثار مٹ چکے ہیں۔ اور بعض ایسی اقوام ہیں جن میں سے نبوت کے آثار گو مٹ چکے ہیں لیکن ان کی رسوم میں توحید کی جھلک نظر آتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان لوگوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ۱۔ مذہب۔ ۲۔ بد مذہب۔ گویا اس وقت اقوامِ عالم پر نظر ڈالیں تو ہمیں چار قسم کے لوگ نظر آتے ہیں

۱۔ لا مذہب

۲۔ بد مذہب

۳۔ اہلِ کتاب جو توحیدِ خالص پر قائم نہیں ہے

۴۔ وہ لوگ جو توحیدِ خالص پر قائم ہیں یعنی مسلمان۔

موخر الذکر لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک وقت آ جائے گا کہ وہ قرآن کریم کو پیٹھ پیچھے پھینک دیں گے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہنا پڑے گا کہ اے میرے رب میری قوم نے قرآن کریم کو مہجور بنا دیا ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا قرآن کریم نے اپنی کئی صفات کا ذکر کیا ہے۔ ان صفات میں سے ایک صفت ھُدًی لِّلنَّاسِ ہے۔ یعنی قرآن کریم خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں کی نشاندہی کرتا ہے اور پھر انسانی استعداد کے مطابق منزل بہ منزل بہتر سے بہتر ہدایت عطا

کرتا ہے اور عطا کرتا چلا جاتا ہے۔ قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ میں کامل ہدایت کی شکل میں نازل ہوا ہوں۔ مجھ میں وہ ہدایت بھی شامل ہے جو کو پہلے نازل ہوئی مگر پھر گم ہو گئی اور مجھ میں وہ ہدایت بھی شامل ہے جو پہلے لوگوں پر بوجہ ارتقاء مکمل نہ ہونے کے نازل نہیں ہوئی تھی۔ اور میں علیٰ وجہ البصیرت اس بات کا گواہ ہوں کہ قرآن کریم کا یہ دعویٰ اس کے دوسرے دعووں کی طرح سچا ہے

دوسری صفت قرآن کریم نے اپنی یہ بیان کی ہے کہ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی کہ جو ہدایت میں تمہیں دیتا ہوں وہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہے اس لئے ہر استعداد کا انسان اس کو اور اس کی تفاصیل کو قبول کرے گا۔ پھر قرآن کریم نے اپنے اس دعویٰ کے عقلی نقلی تاریخی اور اعجازی دلائل بیان کئے ہیں۔ اس نے اپنے اس دعوے کی صداقت کا ایک نشان قبولیت دعا بھی پیش کیا ہے جو ایک زبردست دلیل ہے اس بات پر کہ خدا اور انسان میں پختہ اور زندہ تعلق قائم ہے پھر ذیلی طور پر اس دلیل سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا واحد و یگانہ موجود ہے اور دوسرے یہ کہ انسان کو محض اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے

پہلی کتابوں نے بعض احکام شریعت ایسے دئے تھے جن کے دلائل نہیں دئے گئے تھے۔ اور اگر دئے بھی تھے تو وہ ابتدائی نوعیت کے تھے لیکن قرآن کریم نے بوجہ جامع ہدایت ہونے کے ان شرائع کا جو حصہ لیا ہے اس کے دلائل بھی دیے ہیں۔ غرض قرآن کریم کہتا ہے کہ میں اپنے ہر دعویٰ کے دلائل دیتا ہوں۔ وہ دلائل بھی جو نئی ہدایت سے متعلق ہیں اور وہ دلائل بھی جو سابقہ شریعتوں کی ان صداقتوں سے متعلق ہیں جو میں نے اپنے اندر لی ہیں۔ اور ان شرائع نے ان کے متعلق دلائل نہیں دئے تھے۔

پھر تیسری صفت قرآن کریم نے اپنی یہ بیان کی ہے کہ میں الفرقان ہوں یعنی میں ان تمام اختلافات کو دور کرتا ہوں جو مذاہب اور نیم مذاہب میں پائے جاتے ہیں۔ کوئی مذہب دنیا میں ایسا نہیں پایا جاتا جو یہ کہے کہ میرے عقاید کا یہ اختلاف ہے اور قرآن کریم اسے دور نہیں کرتا۔ میں دعوے کرتا ہوں کہ دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کر کے میں ان اختلافات کو قرآن کریم کے ذریعہ دور کر دوں گا۔ بہر حال قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ ہر اختلاف جو مذہب کو ضعف پہنچانے والا ہو میں اس کو دور کرتا ہوں۔ اس کو غلط بوسیدہ اور ناقابل قبول ثابت کر دیتا ہوں

پس وہ کتاب جو جامع ہدایت ہے جو کامل ہدایت کی شکل میں نازل ہوئی ہے جس میں وہ ہدایت بھی شامل ہے جو پہلے لوگوں پر بوجہ استعداد نہ ہونے کے نازل نہ ہوئی تھی۔ اور وہ ہدایت بھی شامل ہے جو پہلے نازل تو ہوئی تھی مگر وہ گم ہو چکی ہے پھر وہ کتاب جو اپنے ہر دعوے کے عقلی نقلی تاریخی اعجازی اور قبولیت دعا کے دلائل پیش کرتی ہے۔ پھر وہ کتاب جو الفرقان ہے۔ اور وہ ہر اس اختلاف کو دور کرتی ہے جو مذاہب کے عقاید میں پائے جاتے ہیں۔ پھر وہ کتاب جس میں سینکڑوں اور زبردست صفات پائی جاتی ہیں۔ کیا ایسی عظمت والی اور عالیشان والی کتاب کو مہجور بنایا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں یہ کتاب تو ایسی ہے کہ اس کی ہر انسان کو ضرورت ہے اور ہر قدم پر ضرورت ہے اور ہر قدم پر اس کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ یہ وہ عظیم کتاب یعنی قرآن کریم ہے جس سے متعارف کرنے کرنے کے لئے آپ کو قریباً ایک ماہ کے لئے اکٹھا کیا جاتا ہے۔ آپ کو اس کی عظمت اور شان کے متعلق جو بات بھی کسی سبق اور تحریر میں ملے اُسے اپنے ذہن میں رکھیں اور آئندہ زندگی میں اس سے فائدہ اٹھائیں تاکہ ہم اس کوشش میں کامیاب ہو جائیں کہ ہماری کوئی نسل ایسی نہ ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہیں کہ اس نے قرآن کریم کو مہجور بنا دیا ہے۔ نسلاً بعد نسلٍ ہم قرآن کریم کے ذریعہ اپنے سینوں کو تسکین دینے والے اپنے ذہنوں کی جلاء اور اپنی رُوح کے لئے نور کا سامان پیدا کرنے والے ہوں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم پر نظر ڈالیں تو خوش ہوں کہ یہ لوگ بعد میں آئے اور پہلوں سے جا ملے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اس کے بعد سیدنا حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح فضلِ عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا۔

الحمد للہ

امتحان ناصرات الاحمدیہ بھارت

راہِ ایمان۔ مختصر تاریخ احمدیت۔ اور یاد رکھنے کی باتیں۔ ان تینوں کتب کے مقررشدہ نصاب کے مطابق امتحان انشاء اللہ یکم اکتوبر کو لیا جائے گا۔ تمام نگران ناصرات الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ کی ناصرات کے تینوں گروپس کو بھجوائے گئے نصاب کے مطابق صحیح رنگ میں تیاری کروائیں۔ اور کوئی ایسی بچی نہ ہو جو اس امتحان میں شامل ہونے سے رہ جائے۔ نوٹ فرمالیں

کتب نصاب :- راہِ ایمان۔ مختصر تاریخ احمدیت۔ یاد رکھنے کی باتیں

تاریخ امتحان :- یکم اکتوبر ۱۹۷۲ء

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

چیئرمین لیجسلیٹو کونسل مہاراشٹر بمبئی کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کی پیشکش

احمدی مبلغ کی سکھ گوردوارہ بمبئی میں تقریر

جلسہ سیرت پیشوایانِ مذاہب

بمبئی میں انشاء اللہ العزیز ۱۶ ستمبر ۱۹۷۲ء کو جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام "سیرت پیشوایان مذاہب" کا جلسہ منعقد ہوگا۔ اس جلسہ کی صدارت کرنا پہلے شری گنانزا امیئر آف بمبئی نے منظور فرما لیا تھا مگر پھر ۱۶ ستمبر کو ان کی دوسری مصروفیات کی وجہ سے اس جلسہ میں ان کی آمد مشکل تھی اس لئے اس جلسہ کی صدارت کے لئے شری دی ایس پاگے چیئرمین لیجسلیٹو کونسل مہاراشٹر بمبئی سے درخواست کی گئی۔ ہماری اس درخواست کو انہوں نے بخوشی قبول فرمایا۔ اس ملاقات کے وقت ان کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مناسب لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔ جسے انہوں نے ادب و احترام سے قبول فرمایا اور مطالعہ کرنے کا وعدہ فرمایا۔ نیز کافی دیر تک جماعت احمدیہ کے عقاید کے بارہ میں گفتگو ہوتی رہی۔

گوردوارہ بمبئی میں دوسری تقریر

مورخہ ۱۳ اگست کو خاکسار کی گوردوارہ دادر بمبئی میں "سکھ مسلم اتحاد" پر تقریر ہوئی تھی جس کو ٹیپ ریکارڈ کیا گیا تھا۔ اور پسند کیا گیا تھا چنانچہ اس کے بعد ان کی خواہش پر ۲۰ اگست کو اسی گوردوارہ میں دوسری تقریر کی جس میں حضرت بابا نانکؒ اور مسلمانوں کے خوشگوار تعلقات پر آدھ گھنٹہ تک روشنی ڈالی۔ بفضلہ تعالیٰ اس تقریر کو بھی پسند کیا گیا۔ اب گورو سنگھ سبھا نے ۸ ستمبر کو اپنے گورپرب کے موقع پر تقریر کرنے کی دعوت دی ہے۔ انشاء اللہ اس دعوت سے بھی تبلیغی فائدہ اٹھایا جائے گا۔

خاکسار شریف احمد امینی
انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

ایک ضروری وضاحت

بدر مجریہ ۱۰ ظہور (اگست) میں صفحہ ۹ پر جو بہوہ ضلع فتح پور یوپی میں احمدیت کی مخالفت کا زور کے زیر عنوان رپورٹ شائع ہوئی تھی۔ اس میں مکرم اسلم خان صاحب ہری ہر گنج فتح پور یوپی جن کے ہاتھ سے دراصل بہوہ میں احمدیت کا بیج بویا گیا تھا کا ذکر سہواً رہ گیا تھا۔ مکرم اسلم خان صاحب سلسلہ کے لئے بہت درد اور تبلیغ کا جوش رکھنے والے دوست ہیں۔ جب وہ ابتداء میں تبلیغ کیا کرتے تھے تو غیر احمدی ان کو کہا کرتے تھے کہ تم کسی کو قادیانی تو بناتے نہیں ہو ہر وقت قادیان کی ہی باتیں کرتے رہتے ہو یہ سن کر وہ خاموش ہو جاتے اور دعاؤں اور تبلیغ میں اور زیادہ زور لگاتے۔ آخر کار مکرم مبارک حسین صاحب اور بابو سیف خان صاحب ساکن سمور فتح پور یوپی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہدایت بخشی۔ انہی کی وجہ سے ان کو ایک مرتبہ زدوکوب بھی کیا گیا۔ بہوہ والوں کو راٹھ کی کانفرنس میں لے گئے۔ چنانچہ راٹھ کا نفرنس دیکھ کر ہی بہوہ والے بھی اپنے ہاں کانفرنس کروانے کے لئے رضامند ہو گئے

مکرم اسلم خان صاحب وہاں دکانداری کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ تبلیغ بھی کرتے ہیں اور چندہ جات کی وصولی کا کام بھی سرانجام دیتے ہیں امسال جلسہ سالانہ پر دو دوستوں کو ساتھ لائے اپنی غربت کے باعث وہ اس مرتبہ آ تو نہ سکتے تھے لیکن اس خیال سے کہ اگر میں نہ گیا تو کہیں یہ دونوں بھی پھسل نہ جائیں خود بھی ساتھ آ گئے۔ بہر حال سلسلہ کیلئے وہ بہت قربانی کرنے والے دوست ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت دے اور خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

عبد المالک صاحب شاکر آف کیرنگ معلم وقف جدید کہاں ہیں؟

عبد المالک صاحب شاکر کو بطور معلم وقفِ جدید بمقام سملیہ متصل رانچی متعین کیا گیا تھا مگر معلوم ہوا ہے کہ وہ مرکزی دفتر وقفِ جدید سے اجازت لئے بغیر اور مقامی جماعت کو اطلاع دئے بغیر وہاں سے کہیں چلے گئے ہیں۔ جس کسی دوست کو معلوم ہو کہ وہ کہاں ہیں صیغہ وقفِ جدید کو فوری طور پر اطلاع دے کر ممنون فرما دیں

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

قسط ۳

اسلامی احمدی توحید کا اثبات

پادری عبدالحق صاحب کی کتاب "اثبات التثلیث" کے خیالی منطقی اعتراضات کا ابطال

از مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی نائب ناظر تالیف و تصنیف قادیان

ابطال تثلیث

ابن اللہ و تثلیث کا مفہوم

عالم عیسائیت کا سابقہ موقف یہ تھا کہ خدا ایک ہے۔ ابتدائی عیسائی توحید پر قائم تھے۔ پھر ان میں تثلیث یعنی تین خداؤں کا خیال پیدا ہوا۔ اور اس طرح وہ دو گروہوں میں بٹ گئے۔ موحدین و تثلیث کے قائلین میں تنازعات شروع ہو گئے اور توحید و تثلیث کے بارے میں مناظرے و مباحثے ہونے لگے۔ چنانچہ تیسری صدی عیسوی کے بعد قسطنطین بادشاہ جب عیسائیت میں داخل ہوا تو اس نے دونوں فریق کا مباحثہ اپنے روبرو کرایا بادشاہ چالیس دن تک شریک مناظرہ ہو کر فریقین کے دلائل سن کر جائزہ لیتا رہا اور چالیس دن کے بعد اس نے موحدین کا موقف اختیار کر لیا اور تین خداؤں کے عقیدہ کو رد کر دیا۔ اس تاریخی مناظرہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں عیسائیوں کے سامنے پیش فرمایا۔ ملاحظہ ہو تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۶۔ مگر عالم عیسائیت کو اسے رد کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ حضور کے دلائل قاطعہ کی تاب نہ لاکر پادریوں نے اپنا یہ سابقہ موقف ترک کرکے نیا موقف اختیار کر لیا ہے اور یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ ہم بھی صرف ایک ہی خدا کے قائل ہیں البتہ خدا باپ مسیح بیٹا اور روح القدس خدا کے تین محل صفات و مظاہر ہیں۔ گویا یہ تیسرا مسلک ہے جو توحید اور تثلیث کے بین بین اختیار کیا گیا ہے۔ چنانچہ پادری برکت اللہ صاحب اپنے کتابچہ "مسیح کی شان" میں تحریر فرماتے ہیں کہ جس طرح الفاظ ابن الوقت۔ ابن الارض۔ ابنا سحاب۔ ابن السبیل۔ ام الکتاب۔ ام القریٰ اور ابو ہریرہ اور حدیث الخلق عیال اللہ وغیرہ میں لفظ ابن۔ اب۔ ام۔ عیال مجازی اور غیر حقیقی طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح ابن اللہ کا خطاب مسیح کے لئے بطور استعارہ مستعمل ہوا ہے

(ملخصاً از صفحہ ۱ وغیرہ)

ان کا مدعا یہ ہے کہ مسیح حقیقی ولد اللہ نہیں بلکہ ابن کا لفظ مسیح کے لئے اس غرض سے استعمال کیا گیا ہے کہ یہ بتایا جائے کہ مسیح نے ہر امر میں اپنی مرضی کو رضائے الٰہی کے ایسا تابع کر دیا تھا کہ دونوں کی رضا ایک ہی تھی۔ اور آپ کی رضا فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے بلند مقام تک پہنچی ہوئی تھی

(ملخصاً از "مسیح کی شان" صفحہ ۱)

پادری صاحب فرماتے ہیں مرزا صاحب بھی اپنا الہام اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِیْ بتاتے ہیں کہ تو مجھے ایسا ہے جیسا کہ میرا بیٹا۔ یہ ایک استعارہ ہے۔

مسیح کی الوہیت کے متعلق پادری صاحب کا ارشاد ہے کہ مسیح خدا کی جنس سے ہے یعنی وہ خدا ہے۔ خدا۔ مسیح اور روح القدس تینوں کی ذات ایک ہے۔ تینوں ایک ہی ذات و وجود کے تین نام و صفات ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ تینوں خدا کے تین محل صفات و تین مظاہر ہیں۔ گویا مسیح حقیقی خدا ہے۔ وہی خدا ہے وہی روح القدس ہے وہی مسیح ہے خدا صرف ایک ہی ہے البتہ تین جہات سے اس کے یہ تین نام و صفات ہیں نہ کہ تین وجود۔ ایک پہلو سے وہی خدا کہلاتا ہے اور ایک پہلو سے وہی بیٹا کہلاتا ہے۔ اور ایک پہلو سے وہی روح القدس کہلاتا ہے۔ پادری صاحب کے نزدیک عیسائیت کی طرف ایک کی بجائے تین خدا منسوب کرنا سراسر ظلم ہے۔ ان کے نزدیک خدا صرف اور صرف ایک ہی ہے۔ التثلیث فی التوحید یا التوحید فی التثلیث کا یہی مطلب ہے ان کا کہنا ہے کہ قرآن کریم میں مسیحیوں کے عقیدہ کی طرف ولد اللہ اور تین خدا منسوب کرنا سراسر خلافِ واقعہ ہے۔ عیسائیوں کا ایسا کوئی عقیدہ نہیں۔ نہ انجیل میں اس کا ذکر ہے

خدا کا شکر ہے کہ عالم عیسائیت اپنے سابقہ موقف سے ہٹ کر اب آہستہ آہستہ اسلامی توحید کی طرف آ رہا ہے کیونکہ ان کی فطرت و عقل تین خداؤں کو قبول کرنے کی بجائے ان کو دھکے دے رہی ہے اور توحید کے لئے آواز بلند کر رہی ہے

پادری صاحبان ایک طرف تو باپ بیٹا اور روح القدس کو خدا کے تین نام و تین صفات قرار دیتے ہیں مگر دوسری طرف وہ ان کو خدا کے تین محل صفات و مظاہر بھی بتاتے ہیں اور ان دونوں باتوں میں جو فرق ہے اسے نہیں سمجھتے نام و صفات ہونا اور بات ہے اور محل صفات و مظاہر ہونا امر دیگر ہے۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ یہ تین خدا کے نام و صفات ہیں دوسرے اگر محل صفات و مظاہر ان کو قرار دیا جائے تو یہ تینوں بھی دیگر مظاہر کی طرح خدا نہیں ہو سکتے۔ مگر پادری صاحبان ان تینوں کو خدا کی حیثیت میں پیش کرتے ہیں جو کہ سراسر کفر ہے کیونکہ کائناتِ عالم کا ذرہ ذرہ خدا تعالےٰ کی صفات کا مظہر ہے مگر خدا نہیں۔ موسےٰ پر ابراہیم پر اور یعقوب پر خدا ظاہر ہوا اسی طرح باقی نبی خدا کے محل صفات و مظاہر تھے۔ مقاماتِ مقدسہ خدا کے محل صفات بنے مگر کوئی ان میں سے خدا نہ ہوا۔ مسلمانوں کا قبلہ بیت اللہ مظہر اللہ ہے مگر خدا نہیں۔ غارِ حرا میں خدا ظاہر ہوا حضرت مرزا صاحب کا الہام ہے کہ وہ بیت اللہ ہیں۔ (اربعین صفحہ ۹) مگر وہ خدا نہیں۔ اسی طرح مسیح بھی اگر بقول پادری صاحب بیت اللہ ہیں تو وہ بھی خدا نہیں۔ روح القدس بھی مظہر ہے مگر وہ بھی خدا نہیں چیزوں کے محل صفات و مظہر ہونے کی وجہ سے ہی وحدۃ الوجود والوں کو دھوکا لگا اور عیسائی بھی اس کا شکار ہوئے ہیں انہوں نے تثلیث فی التوحید یا توحید فی التثلیث قرار دے لی ہے۔ ہمہ اوست یعنی وحدۃ الوجود کے اگر یہ معنی ہوں کہ خدا اور کائنات عالم ایک ہی چیز ہے تو یہ باطل ہے۔ خالق و مخلوق ایک وجود نہیں ہو سکتے بلکہ دونوں ایک دوسرے سے ممتاز ہیں۔ لیکن اگر ہمہ اوست کے یہ معنی ہوں کہ خدا کائنات کے اندر ہے اور کائنات خدا کے اندر ہے اور ان کا تعلق آپس میں ایسا ہی ہے جیسا کہ انسان کی روح و جسم کا ہے اور وہ دونوں متحد ہیں تو یہ ہمہ اوست درست ہے۔ کیونکہ اس سے کائنات کا خدا ہونا لازم نہیں آتا۔ ایسا ہی اگر ہمہ اوست کا مطلب یہ ہو کہ خدا اور اس کی مخلوق میں کوئی بُعد و فصل حائل نہیں بلکہ خدا مخلوق کا مدبر و متصرف و منتظم و متصرف ہے اور یہ کائنات اس کی مرضی و قانون کے تحت ہے کوئی چیز اس کے قانون و قدرت و مرضی سے باہر نہیں تو یہ مطلب بھی درست ہے دونوں میں اس جہت سے اتحاد ہے اور وہ دونوں متحد ہیں۔ پادری عبدالحق صاحب مسیح اور روح القدس کے علاوہ بھی خدا کے مظاہر تسلیم کرتے ہیں مگر ان کو خدا قرار نہیں دیتے۔ لیکن مسیح و روح القدس کو خدا کے مظہر قرار دے کر خدا قرار دیتے ہیں جو نہایت ہی غیر معقول ہے

چنانچہ پادری صاحب کا اپنا بیان ملاحظہ ہو۔ وہ تحریر فرماتے ہیں:-

"مقدس موسےٰ اور بنی اسرائیل پر خدا تعالےٰ کا ظہور محدود اور دیدنی تجلّی میں ہوا (خروج ۱۹ : ۱۸ و ۲۴ : ۱۷) اور از روئے قرآن شریف بھی مقدس موسےٰ کے لئے خدا تعالیٰ کا محدود اور دینی ظہور ہوا وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا۔ یعنی دیکھ پہاڑ کی طرف دیکھتا رہ۔ اگر وہ اپنی جگہ پر ٹھیرا رہا تو مجھ کو تو دیکھے گا۔ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر ظہور کیا تو اس کو ہموار زمین بنا دیا۔ سورہ اعراف آیت ۱۳۹"

(قرآن السعدین صفحہ ۲۳)

آگے پادری صاحب فرماتے ہیں کہ جب خدا کا اس قسم کا ظہور غیر انسانی مخلوق میں ہو سکتا ہے تو مسیح جیسے انسان میں خدا کا ظہور بدرجۂ اولیٰ وانسب معقول و قابل قبول ہے مگر پادری صاحب موصوف نے اس امر کا کوئی جواب نہیں دیا کہ دیگر مظاہر قدرت اور دیگر انسان جن پر خدا ظاہر ہوا اور وہ خدا کے محل صفات و مظاہر بنے وہ کیوں خدا نہ ہوئے اور مسیح کیوں خدا ٹھیرا۔ اگر ابراہیم یعقوب موسےٰ اور داؤد اور آدم جو خدا کی صورت پر پیدا ہوئے تھے اور خدا کے بیٹے بھی تھے کیوں خدا نہ ہوئے اور مسیح عورت کے پیٹ سے پیدا ہو کر کس طرح خدا بن گئے۔ اور اگر پادری صاحب کا یہ خیال ہو کہ خدا۔ روح القدس اور مسیح تینوں ایک ہونے کی وجہ سے دراصل مسیح ہی خدا ہے اور اسی کا ظہور سابقہ انبیاء میں ہوتا رہا ہے تو اس کا ان کے پاس کیا ثبوت ہے۔ نیز یہ بھی فرما دیں کہ جب ان سابقہ انبیاء میں بھی خدا ہی کا ظہور ہوتا رہا ہے تو وہ خدا کیوں نہیں ٹھیرے۔ علاوہ اس بات کا بھی واضح ثبوت دیں کہ جب سابقہ انبیاء میں سے سب سے پہلے جس نبی میں مسیح یعنی پادریوں کے خدا کا ظہور ہو گیا تھا تو اس وقت وہ کیوں صلیب پر چڑھ کر دنیا کے لئے کفارہ نہ ہوا؟ اور کفارہ تاخیر میں کیوں ڈال دیا گیا جبکہ ذاتی وراثہ کے گناہ کے سبب سے بقول پادری صاحبان دنیا اس وقت گناہوں سے ملوث تھی

مختصر یہ کہ پادری صاحبان خواہ تین منفرد خدا مانیں یا تین کو ایک۔ یا ایک کو تین قرار دے کر ان کو خدا کے تین محل صفات و مظاہر ٹھیرا دیں دونوں صورتوں میں ان کا عقیدہ کفر و شرک ہے اور حضرت مسیح کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔

اب ہم عیسائی بھائیوں کی ہر قسم کی تثلیث کو باطل ثابت کرکے دکھاتے ہیں خواہ وہ تثلیث

تین مستقل خداؤں کی ہو یا ایک خدا میں تین محلِ صفات یا تین مظاہر کی ہو یہ تثلیث عقل اور بائیبل یعنی عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید ہر دو کے سراسر خلاف ہے۔ ہم اخبار بدر میں کئی قسطوں میں الوہیتِ مسیح کا ردّ پیش کر چکے ہیں اس وقت ہم اس کا ردّ حضرت مسیحؑ کے ایک قول سے پیش کرتے ہیں۔ حضرت مسیح کے متعلق یوحنّا کی روایت ہے کہ

"یہودیوں نے اسے سنگسار کرنے کے لئے پتھر اُٹھائے۔ یسوع نے انہیں جواب دیا کہ میں نے تم کو باپ کی طرف سے بہتیرے اچھے کام دکھلائے ہیں ان میں سے کس کام کے سبب سے مجھے سنگسار کرتے ہو۔ یہودیوں نے اسے جواب دیا کہ اچھے کام کے سبب سے نہیں بلکہ کفر کے سبب سے تجھے سنگسار کرتے ہیں اور اس لئے کہ تو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتا ہے"

"یسوع نے انہیں جواب دیا کہ کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ میں نے کہا تم خدا ہو جبکہ اس نے انہیں خدا کہا جن کے پاس خدا کا کلام آیا اور کتابِ مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔ آیا تم اس شخص سے جسے باپ نے مقدس کر کے دنیا میں بھیجا کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے اس لئے کہ میں نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں" (انجیل یوحنّا ۱۰ : ۳۱ تا ۳۶)

حضرت مسیحؑ نے اپنے جواب میں شریعت کے جن حوالوں کی طرف اشارہ کیا ہے، وہ توراۃ و زبور میں موجود ہیں۔ مثلاً ایک حوالہ حسب ذیل ہے۔ لکھا ہے:-

"میں نے کہا تم الٰہ ہو اور تم سب حق تعالےٰ کے فرزند ہو" (زبور ۸۲:۶)

حضرت مسیحؑ نے اس حوالہ کی طرف اشارہ کر کے جو مذکورہ جواب دیا ہے اس سے حسب ذیل امور نمایاں ہیں :-

۱۔ صرف میں ہی خدا کا بیٹا اور مظہر نہیں بلکہ کل قاضی منصف اور خدا کے نیک بندے اور انبیاء بھی جن کی طرف خدا کا کلام آیا خدا کے بیٹے اور اس کے مظہر تھے۔ میں بھی ان کی طرح ایک بیٹا ہوں اس طرح انہوں نے اپنے آپ کو ان کی قطار میں شمار کیا ہے۔ اور اپنے لئے کوئی امتیاز نہیں بتایا

۲۔ فرمایا جس طرح وہ مجسم خدا اور ان کے فرزند تھے میں بھی بصورت انسان مجسم خدا اور اس کا فرزند ہوں۔ کوئی خصوصیت نہیں

۳۔ وہ بھی خدائی اور ابنیت کا مجموعہ دعمانوئیل تھے میں بھی خدائی و انسانیت کا مجموعہ ہوں اور عمانوئیل ہوں۔ پس ان سے بڑھ کر خدا یا اس کا فرزند نہیں ہوں بلکہ میں ان جیسا اور ان کا مثیل ہوں۔ پھر کفر کس طرح ہوا۔؟

حضرت مسیحؑ نے اپنے آپ کو یہود کے اس اتہام سے کہ آپ نے دعوئے الوہیت حقیقی کیا ہے واضح طور پر بری قرار دیا ہے۔ انہوں نے یہود کے الزام و موقف کی تائید نہیں کی بلکہ تردید کی ہے اور انہوں نے جواب دیا ہے کہ تم میرا دعوے ان سے بڑھ کر قرار دینے میں غلطی پر ہو۔ اس طرح انہوں نے ان کی تردید کر کے اپنے آپ کو سزا سے بری قرار دیا ہے

اس سے ظاہر ہے کہ مسیحیوں نے یہ کہہ کر کہ حضرت مسیح کا دعوے حقیقی خدائی کا تھا یہود کا موقف اختیار کر لیا ہے اور ان کو یہود کی اتباع میں حقیقی الوہیت یا حقیقی ابنیت کا مدعی قرار دے کر خطرناک غلطی کا ارتکاب کیا اور جس طرح یہود نے بجائے مسیحؑ کے خود کفر گھڑا تھا اسی طرح مسیحی بھائی بھی کفر گھڑ کر اسے مسیحؑ کی طرف منسوب کر رہے ہیں بدیں وجہ وہ اس سزا کے مستحق ہیں جو مسیحؑ کے لئے یہود نے تجویز کی تھی چنانچہ قرآن کریم نے ان کو اس بارہ میں وارننگ بھی دی ہے جس کا وقت اب قریب آ رہا ہے سامان تیار ہو رہا ہے

حضرت مسیحؑ نے اپنے جواب میں یہود کے الزام کو درست قرار نہیں دیا اور یہ نہیں فرمایا کہ

۱۔ میں حقیقی خدا یا اس کا حقیقی فرزند ہوں اور دیگر مطیعین وغیرہ غیر حقیقی خدا یا غیر حقیقی فرزند ہیں۔

۲۔ انہوں نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ میں اصلی فرزند ہوں اور دوسرے لے پالک ہیں۔ یا متبنّیٰ یا جعلی جیسا کہ پادری برکت اللہ صاحب فرماتے ہیں

۳۔ انہوں نے یہ جواب بھی نہیں دیا کہ میں مستقل دائمی مجسم خدا ہوں اور دیگر لوگ عارضی مجسم خدا ہیں۔

۴۔ انہوں نے یہ جواب بھی نہیں دیا کہ خدا صرف تین ہیں۔ اور میں ان میں سے ایک خدا ہوں بلکہ شریعت کے حوالہ سے بہت سے خدا اور خدا کے فرزند ملنے ہیں اور تثلیث کو قبول نہیں کیا اور نہ تثلیث پیش کی ہے

۵۔ انہوں نے خدا کے تین اقانیم کا بھی کوئی نام تک نہیں لیا۔ نہ تین میں سے اپنے آپ کو ایک اقنوم قرار دیا ہے جیسا کہ پادری صاحبان کہتے ہیں

۶۔ انہوں نے یہ بھی جواب میں نہیں فرمایا کہ خدا کے تین اجزاء ہیں اور میں ان میں سے ایک جزو ہوں۔ انہوں نے تریمورتی کا خیال نہیں اپنایا۔

۷۔ انہوں نے یہ بھی جواب نہیں دیا کہ صرف میں ہی ایک خدا ہوں یا میں ہی اس کا اکلوتا بیٹا ہوں یا پلوٹھا ہوں اور دوسرے نہیں جیسا کہ یوحنّا کہتا ہے۔

۸۔ انہوں نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ خدا باپ اور میں بیٹا اور روح القدس تینوں مل کر ایک ہی وجود ہیں۔ انہوں نے باقی خداؤں و فرزندوں کی نفی کی بجائے ان کا اقرار کیا ہے

۹۔ انہوں نے یہ بھی ارشاد نہیں فرمایا کہ میں تو اللہ یعنی خاص خدا یا اس کا خاص فرزند ہوں اور باقی اِلٰہ یعنی عام خدا یا اس کے عام فرزند ہیں جیسا کہ سابق مدیر ھمّا نے مجھے لکھا ہے

۱۰۔ انہوں نے یہ بھی جواب نہیں دیا کہ میں ابتداء ہی سے ازلی خدا یا اس کا ازلی فرزند ہوں اور خدا کے ساتھ ہی خدا یا فرزند چلا آ رہا ہوں اور حادث بھی ہوں، اور دوسرے حادث خدا یا اس کے حادث فرزند پیدا ہوئے تھے جیسا کہ پادری عبدالحق صاحب لکھتے ہیں۔

۱۱۔ حضرت مسیحؑ نے یہ بھی نہیں کہا کہ سابقہ انبیاء میں میرا ہی ظہور ہوا کرتا تھا اس لئے ان کی بجائے میں ہی اصل میں خدا یا اس کا فرزند ہوں جیسا کہ پادری عبدالحق صاحب کا عقیدہ ہے

۱۲۔ حضرت مسیح نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ میں تو کامل خدا یا کامل فرزند ہوں اور دیگر ناقص خدا یا اس کے ناقص فرزند تھے۔

۱۳۔ حضرت مسیحؑ نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ میرا دعوئے خدائی یا فرزندیت دوسروں کی خدائی و فرزندیت سے انوکھا ہے۔

۱۴۔ انہوں نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ خدا کی صرف تین صفات ہیں اور میں ان میں سے اس کی ایک صفت ہوں۔ یا خدا کے صرف تین محلِ صفات و مظاہر ہیں اور میں ان میں سے تیسرا ہوں

۱۵۔ حضرت مسیح نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ میں حق کے طور پر خدا کا بیٹا ہوں اور دوسرے رعایتی بیٹے ہیں جیسا کہ پادری برکت اللہ صاحب نے لکھا ہے۔

۱۶۔ حضرت مسیحؑ نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ میں بڑا خدا یا اس کا بڑا بیٹا ہوں اور دوسرے چھوٹے خدا اور چھوٹے بیٹے تھے

۱۷۔ حضرت مسیح نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ میں دوسرے فرزندوں سے الگ قسم کا فرزند ہوں

۱۸۔ انہوں نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ میں برگزیدہ یا پیارا بیٹا ہوں اور باقی بیٹے غیر برگزیدہ اور غیر پیارے ہیں۔

۱۹۔ انہوں نے یہ جواب بھی نہیں دیا کہ میں ان میں سے سب سے زیادہ پیارا بیٹا ہوں اور وہ کم پیارے بیٹے ہیں

۲۰۔ انہوں نے یہ جواب بھی نہیں کہ میں جہان کی علتِ محدثہ ہوں اور دوسرے فرزند جہان کی علتِ محدثہ نہ تھے جیسا کہ پادریوں کا خیال ہے۔

۲۱۔ حضرت مسیحؑ نے یہ جواب بھی نہیں دیا کہ میں کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہونے کی وجہ سے خدا ہوں اور دیگر فرزند کلمۃ اللہ اور روح اللہ نہ تھے اور نہ وہ خدا یا اس کے فرزند تھے۔

۲۲۔ انہوں نے یہ جواب بھی نہیں دیا کہ میں آسمانی فرزند ہوں اور دیگر زمینی فرزند تھے

۲۳۔ حضرت مسیحؑ نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ میں خدا کے زیادہ مسیح کی وجہ سے افضل و اعلیٰ فرزند ہوں اور دوسرے فرزند ایسے نہ تھے

مسیح نے اپنے آپ کو دیگر فرزندوں کی قطار میں شمار کیا ہے مگر پادری برکت اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے آپ کو دیگر فرزندوں کی قطار میں شمار نہیں کیا بلکہ ان کو لے پالک اور اپنے آپ کو حقیقی فرزند خدا قرار دیا ہے۔ مگر اس کے لئے انہوں نے کوئی حوالہ پیش نہیں کیا اور اگر کرتے تو وہ مسیح کے مذکورہ جواب کے خلاف ہوتا

الغرض حضرت مسیح نے کبھی بھی اپنے آپ کو خدا کا سب سے پیارا بیٹا یا حقیقی بیٹا یا اکلوتا بیٹا نہیں قرار دیا۔ یوحنّا کا غلو کر کے ان کو خدا کا اکلوتا بیٹا قرار دینا خود اس کی اپنی مذکورہ روایت کے خلاف ہے اور اس وجہ سے مردود ہے۔ انجیل متی - مرقس اور لوقا میں سے کسی نے بھی اس کے اس غلو کی تائید و تصدیق نہیں کی۔ پس جبکہ نہ خدا نے مسیح کو اکلوتا یا حقیقی یا سب سے پیارا بیٹا قرار دیا ہے اور نہ بقیہ انجیل نویس اس کی تصدیق کرتے ہیں بلکہ خود یوحنّا کی اپنی روایت سے حضرت مسیح کی طرف سے اس کی تردید موجود ہے تو حضرت مسیحؑ کے ارشاد و جواب کے خلاف کسی کا من گھڑت خیال کیا وقعت رکھتا ہے

الغرض حضرت مسیحؑ نے اپنے آپ کو دیگر خداؤں اور خدا کے فرزندوں جیسا ہی خدا یا فرزند بتایا ہے اور یہود نے صرف دیگر فرزندوں جیسا فرزند و بیٹا قرار دینے پر بھی، ان کا لحاظ نہ کیا اور انہیں سزائے صلیب دے دی جو یہود کے نزدیک کفر و افتراء کی سزا تھی۔ اگر حضرت مسیح حقیقی خدا یا اس کا حقیقی فرزند ہونے کا دعوےٰ کرتے تو یہود اچھی طرح ان کی خبر لیتے اور ان کی ہڈیاں پسلیاں توڑتے اور سنگسار کرتے یا پھر کسی ایسے دن ان کو صلیب پر لٹکاتے جس کے بعد سبت کا دن نہ ہوتا اور اس طرح ان کو صلیب پر دو تین دن لٹکا رہنے دیتے۔ بہرحال حضرت مسیح نے اپنے متعلق یہی فرمایا ہے کہ ان کو خدا کے دیگر فرزندوں کی طرح مظہریت و خدائی و ابنیت حاصل ہے اور یہ چیز صرف مجازی ہے نہ کہ حقیقی۔ ورنہ حقیقی ماننے سے دیگر فرزندوں کی فرزندیت بھی حقیقی ماننی پڑے گی اور اس سے کثرتِ اِلٰہ لازم آئے گی جو کہ صریح کفر ہے۔

حضرت مسیحؑ نے یہود کا الزام و خیال مردود بتایا اور ان کی تائید کرنے کی بجائے تردید فرمائی۔ یہ نہیں فرمایا کہ اے یہود تمہارا یہ خیال کہ میں حقیقی خدا یا اس کا حقیقی بیٹا ہونے کا مدعی ہوں درست ہے تم میرے خلاف جو کچھ کرنا چاہتے ہو کر لو بلکہ ان کے موقف کی تردید کر کے اپنے آپ کو ان کی سزا سے بچانے کے لئے محکم دلیل دی جس کا یہود کچھ بھی جواب نہ دے سکے بلکہ لاجواب رہے۔ تعجب ہے کہ اس زبردست ابطال کے

ردّ کے ہوتے ہوئے کیونکر مسیحی حضرات یہود کے موقف پر قائم ہو گئے ہیں اور یہ دعوے کرتے ہیں کہ ان کو ایسی حکمت ملی ہے کہ جس کے سامنے ساری دنیا بے بس ہے۔ ہم حیران ہیں کہ یہ حکمت ہے یا پرلے درجے کی جہالت جو سمجھانے پر بھی ان کی عقل میں نہیں آتی گویا ان کی عقل پر جہالت کے پردے پڑے ہیں جو جمے ہوئے ہیں اور ہٹانے سے بھی نہیں ہٹتے ان کی اس جہالت در جہالت کا علاج یہی ہے جو خدا تعالیٰ نے حسب ذیل آیات قرآنی میں فرمایا ہے

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا۔ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا۔ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا۔ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا۔ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا

(مریم ۸۹ تا ۹۳)

یعنی لوگ کہتے ہیں کہ خدائے رحمٰن نے بیٹا بنا لیا ہے تو جواب دے دے کہ تم بڑی خطرناک بات کہہ رہے ہو۔ قریب ہے کہ تمہاری اس بات سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے خدائے رحمٰن کا بیٹا قرار دے کر شرک و کفر کیا ہے اور یہ خدائے رحمٰن کی شان کے خلاف ہے کہ وہ اپنے لئے بیٹا بنائے

نیز فرمایا

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ۔ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

(المائدہ ۷۴)

یعنی جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ یقیناً تین میں سے ایک ہے وہ یقیناً کافر ہو گئے۔ اور سوائے ایک معبود کے کوئی دوسرا معبود نہیں۔ اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اگر وہ اس سے باز نہ آئے تو ان میں سے جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے انہیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔

بہرحال یہ تو خدا تعالیٰ کی ان کو وارننگ و تنبیہ ہے جس کے آثار اب نمودار ہو چکے ہیں مگر ہمارا کام ہے کہ ہم اپنے ان مسیحی بھائیوں کو محبت نرمی حلم اور بردباری سے ان کی غلطی کی طرف متوجہ کرتے رہیں اور قبل از وقت ان کو اس سے پوری طرح خبردار کر دیں تا اگر وہ سمجھ جائیں تو اس عالمگیر تباہی سے جو ان کے سروں پر منڈلا رہی ہے بچ جائیں ان کے لئے اس امر کو سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں کہ جس چیز کو وہ منطق، عقلمندی دانائی اور روحانی حکمت قرار دے رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں ایک میں اور تین ایک بتا رہے ہیں اسے حضرت مسیح : جھگڑے رہے ہیں اور یوحنا جو ان کو خدا کا اکلوتا بیٹا ٹھہراتا ہے اس کی اپنی ہی روایت اسے باطل بر کھڑانی اور غالی قرار دیتی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ پادری صاحب جو تمام دنیا کے احمدیوں کو چیلنج کرتے رہتے ہیں ہمارے اس جواب پر غور کر کے اس کا کوئی معقول حل بتانے کی کوشش کریں گے اور اپنے واحد والد کی کثیر صفات کو پیش نظر رکھ کر وہ اپنے ان سوالات کا خود ہی جواب دیں گے جو انہوں نے خدا تعالیٰ کی توحید اسلامی صفات اور ان کی کثرت کے متعلق گھڑ کر کھڑے کئے ہیں اور یہ بتائیں گے کہ کیا وہ اپنے واحد والد کی کئی صفات کے پیش نظر اپنی منطق کی رو سے اپنے کئی والد تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں؟ انہیں اس بات و مثال پر ٹھنڈے دل سے غور کر کے اس سے فائدہ اٹھانا اور دوسروں کو بھی مستفید ہونے کا موقع دینا چاہیئے

ہم نے پادری عبدالحق صاحب کی کتاب اثبات التثلیث کا جواب بنیادی طور پر مختصر و مدلل ایسا پیش کیا ہے کہ وہ ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں والی ضرب المثل کا مصداق ہے اور کمال یہ ہے کہ یہ جواب خود حضرت مسیحؑ کی زبان سے ہے۔ پس پادری صاحب کو چاہیئے کہ وہ اپنے خدا کے بیٹے کے جواب کو سر آنکھوں پر جگہ دیں اور تثلیث کا پھر کبھی نام نہ لیں اور توحید پر قائم ہو کر روح القدس کو فرشتہ اور مسیحؑ کو دیگر انبیاء کی طرح خدا کی مخلوق و نبی ہی تسلیم کر لیں کیونکہ ان کو دیگر انبیاء کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کی کسی ایسی صفت کی خصوصیت حاصل نہ تھی جو کسی اور کو حاصل نہ ہو۔ جو معجزات مسیحؑ کی طرف منسوب کئے جاتے وہ دیگر انبیاء کو بھی کم و بیش حاصل تھے۔ اور انہوں نے بھی بقول بائیبل خدا اور خدا کے فرزند کا نام پایا۔ خدا تعالیٰ نے کبھی بھی مسیحؑ کو اپنا اکلوتا بیٹا نہیں کہا۔ نہ مسیحؑ نے کبھی اپنے آپ کو خدا کا اکلوتا بیٹا قرار دیا ہے بلکہ کھلے بندوں اس غلو کی تردید فرمائی ہے جو یہود نے ان کے دعوے کے متعلق اختیار کیا تھا۔ مگر عیسائی بھائیوں نے یوحنا کے غلو کے پیچھے لگ کر غیر شعوری طور پر اسے اپنا لیا ہے۔ حالانکہ اس میں مسیحؑ کی صریح مخالفت اور یہود کی موافقت ہے۔ لہٰذا اس سے ان کو احتراز کرنا چاہیئے

پادریوں کی طرف سے انجیل میں تحریف

پادری صاحبان ایک طرف تو یہ فرماتے ہیں کہ بائیبل یا انجیل میں کوئی تحریف نہیں ہوئی۔ اور دوسری طرف انہوں نے خود ہی تحریف بھی کر ڈالی ہے۔ چنانچہ انجیل متی ۳ : ۱۷ میں لکھا ہے کہ مسیح پر آسمان سے کبوتر نازل ہوا اور آسمان سے آواز آئی

”یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں“

اس میں اکلوتے کا لفظ نہیں ہے۔

ایسا ہی انجیل مرقس میں بھی ہے کہ

”آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے تجھ سے میں خوش ہوں“

(مرقس ۱ : ۱۱)

تیسری دلیل لوقا کی ہے۔ اس میں بھی لکھا ہے کہ

”آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے“ (لوقا ۳ : ۲۲)

چوتھی دلیل۔ انجیل یوحنا میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ

”میں نے دیکھا اور گواہی دی ہے کہ یہ خدا کا بیٹا ہے“ (یوحنا ۱ : ۳۴)

یوحنا کا یہ قول اپنی طرف سے ہے اس میں اکلوتے یا پیارے کا لفظ نہیں ہے۔

باقی تینوں انجیلوں میں روح القدس کے مسیح پر اترنے کے بعد جو آواز آئی ہوئی بتلائی گئی ہے وہ صرف اسی قدر ہے کہ مسیح خدا کا پیارا بیٹا ہے کسی میں بھی اس واقعہ کے ذکر کے ساتھ اکلوتا بیٹا کا لفظ نہیں ہے۔

پادری صاحبان تو تثلیث کا مدار ”اکلوتے“ کے لفظ پر رکھتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ بائیبل کی رُو سے خدا کے پیارے بیٹے تو باقی سب انبیاء آدم داؤد سلیمان اور مکلّمین و ملہمین و قاضی منصف اور اسرائیل اور صلح کرانے والے بھی ہیں بلکہ بعض کو پلوٹھے بیٹے بتایا گیا ہے۔ اس لئے انہوں نے حضرت مسیحؑ کا امتیاز قائم کرنے کے لئے ان کیلئے ”اکلوتا“ کا لفظ اختیار کیا ہے۔ مگر نہ تو خدا کی طرف سے ان کو کبھی اکلوتا بیٹا کہا گیا اور نہ خود انہوں نے اس لفظ کو کبھی بھی اپنے لئے استعمال فرمایا۔ اور نہ ہی متی مرقس اور لوقا نے اس امر کی کبھی شہادت دی نہ تائید و تصدیق کی۔ بلکہ یوحنا بھی جس نے دوسری جگہ غلو کرتے ہوئے اپنی طرف سے اکلوتے کا لفظ مسیح کے لئے استعمال کیا ہے اپنے مذکورہ بیان میں اکلوتے کا لفظ نہیں لایا۔ دیگر حواریوں نے کبھی اکلوتا کا لفظ مسیحؑ کے لئے نہ خود بولا نہ کبھی سنا۔ مگر پادری صاحبان نے انجیل لوقا ۳/۲۲ میں جس کا حوالہ میں اوپر دے چکا ہوں تحریف کرتے ہوئے اس میں اکلوتا کا لفظ داخل کر کے اسے اس طرح درج کیا ہے کہ

”آسمان سے آواز آئی سن تو میرا اکلوتا بیٹا ہے۔ آج کے دن تو مجھ سے مولود ہوا ہے۔ میرا لطف و کرم تجھ پر ہے“

(عیسائی رسالہ ھما اکتوبر دسمبر ۱۹۶۸ء صفحہ ۱)

اس عبارت میں یہ ہشیاری کی گئی ہے کہ ”پیارا“ کا لفظ نکال کر اس کی بجائے اکلوتا کا لفظ اپنے پاس سے داخل کر لیا ہے اور اپنے آپ کو خدا پر حاکم بنا لیا ہے۔ تاکہ وہ دیگر انبیاء کے مقابلہ میں حضرت مسیحؑ کا خدا کی طرف سے اکلوتا بیٹا ہونا دکھا کر یہ بتا سکیں کہ حضرت مسیحؑ ہی خدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔ کوئی دوسرا اکلوتا نہیں۔ اور یوں انہوں نے تثلیث کے اثبات کے لئے راہ ہموار کرنے کی کوشش کی ہے مگر لوقا کی انجیل ان کو جھٹلا رہی ہے۔ بیشک حضرت مسیح دیگر انبیاء کی طرح خدا کے پیارے بیٹے ہیں مگر تثلیث کا کوئی سوال ہی نہیں۔ یہ امر ظاہر ہے کہ جب کسی کے بہت سے پیارے بیٹے موجود ہوں تو ان میں سے کوئی اکلوتا نہیں ہو سکتا اور نہ حضرت مسیحؑ نے کبھی ایسا دعویٰ کیا ہے

یوحنا کی اتباع میں پادری صاحبان زبردستی تحریف کے ذریعہ سے ان کو خدا کا اکلوتا بیٹا اپنی طرف سے قرار دے کر مسیح کی الوہیت ابنیت و تثلیث کی راہ ہموار کرنے کی ناکام کوششوں میں مصروف ہیں۔ حالانکہ یوحنا کے غلو کو اس کی اپنی ہی روایات یوحنا ۱ : ۳۴ اور ۱۰ : ۳۲ تا ۳۶ جو روح القدس کے اور مسیح کے بیان و ارشادات پر مشتمل ہیں ردّ کر رہی ہیں۔

پس واضح اور کھلی تحریف کے باوجود ان کا دعوے ہے کہ انجیل یا بائیبل تحریف سے پاک ہے اور یہ کہ انہوں نے اس کا غیر محرف ہونا ثابت کر دیا ہے یہ ہے ان ”مقدس“ پادریوں کا حال۔

پادریوں کے لئے راستہ کھلا تھا کہ وہ اکلوتا کا لفظ دکھلانے کے لئے یوحنا غالی کا قول پیش کر دیتے لیکن چونکہ اس پر یہ ٹھوس اعتراض پڑتا تھا کہ ”اکلوتا بیٹا“ نہ تو خدا کا لفظ ہے نہ مسیح کا۔ بلکہ یوحنا غالی کا مردود غلو ہے اس لئے اس اعتراض سے بچنے کیلئے لوقا کی انجیل میں مندرج خدا کے الفاظ میں سے ”پیارا“ کا لفظ نکال کر ”اکلوتا“ کا لفظ داخل کر دیا ہے۔ اور اپنی پادریانہ تحریف کا عملی ثبوت خود ہی پیش کر کے اپنی تکذیب کر لی ہے۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ پادری صاحبان کو اپنے مزعومہ عقائد کو ثابت کرنے کیلئے کیسے کیسے جھوٹے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں

ہمارا مشورہ ان کیلئے یہ ہے کہ اگر ان کے دل میں ذرا بھی خدا کا خوف ہے تو ان کو ایسے گمراہ کن طریقے چھوڑ کر صاف سیدھے راستہ کو اختیار کر لینا چاہیئے۔ آخر واسطہ خدا کے ساتھ پڑے گا۔ اور ان کو خدا کے حضور ان امور کے متعلق جوابدہی کرنا پڑیگی۔ اس وقت ان کو یہ باتیں کام نہ آئیں گی ان کی ذمہ داری بھاری ہے اپنے علاوہ دوسروں کو گمراہ کرنے کے متعلق وہ جوابدہی سے بچ نہ سکیں گے ان کو بہادروں کی طرح غلط عقائد کو چھوڑ کر حقائق کو اختیار کر لینا چاہیئے تا وہ خدا کی ناراضگی کی بجائے اس کی رضا حاصل کر کے دوامی راحت حاصل کر سکیں دنیا کا مدار اور زندگی چند روزہ ہے اس کے لئے حق اور دائمی زندگی کو نظر انداز کر دینا عقلمندی نہیں ۔ (باقی)

بدظنّی ایک خطرناک بیماری ہے

از مکرم مولوی رفیق احمد صاحب ثاقب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بدظنّی ایک ایسی خطرناک بیماری ہے اور ایک ایسی بُری بلا ہے جس سے انسان بہت جلد اپنا ایمان کھو بیٹھتا ہے۔ بدظنی ہی ہے جس کے طفیل انسان ہلاکت کے تاریک گڑھوں میں گر جاتا ہے جہاں سے اس کا بچ نکلنا محال ہے اور بالآخر جہنم میں گر جاتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ بدظنی سے بچنے کے بارے میں فرماتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم گمان سے بچتے رہا کرو۔ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ مومنوں کو نیک ظنی کا حکم دیا کرتے تھے اور تجسّس سے منع فرماتے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں آپؐ فرمایا کرتے تھے

اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا ... وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا كَمَا اَمَرَكُمْ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰٓى اَجْسَادِكُمْ وَلَا اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ

(مسلم)

بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو اور تجسّس نہ کرو اور اچھی چیز ہتھیانے کی کوشش نہ کرو۔ اور حسد نہ کرو۔ اور آپس میں بغض نہ رکھا کرو۔ اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو جس طرح خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔

پھر فرماتے یاد رکھو کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ مصیبت کے وقت اس کا ساتھ چھوڑتا ہے نہ مال یا علم یا کسی اور چیز کی کمی کی وجہ سے اس کو حقیر سمجھتا ہے۔ تقوےٰ انسان کے دل سے پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان کو گندہ کرنے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کو حقیر سمجھے اور ہر مومن پر اس کے دوسرے مسلمان بھائی کا خون اور اس کی عزت اور اس کا مال حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ جسموں کو نہیں دیکھا کرتا نہ صورتوں کو دیکھتا ہے۔ نہ تمہارے اعمال کی ظاہری حالت کو دیکھتا ہے بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بدظنی کے متعلق فرماتے ہیں:-

”بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بُری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے ایک تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مُردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق۔ رحم۔ رزاقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فردِ معطّل اور نکمّا بنا دیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے فضل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱)

پھر فرماتے ہیں:-

”بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتش سوزاں خس و خاشاک کو۔ اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے اور اس کی جنگ کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے اس قدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لئے برافروختہ ہوئی۔“

(الوصیت صفحہ ۲۶ حاشیہ)

پھر آپ فرماتے ہیں:-

”میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بُری بلا ہے جو انسان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تا کہ اس معصیت اور اس کے بُرے نتیجہ سے بچ جاوے، جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۷۲)

بدظنی ایک ایسا مرض ہے جس سے لوگوں کے ایمان ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اب ذیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے جس سے واضح ہو جائے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ایمان کی حفاظت کا کس قدر خیال رکھتے تھے کہ کہیں کسی کو ٹھوکر نہ لگ جائے۔

ایک دفعہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف میں تھے کہ حضرت ام المومنین صفیہ بنت حیی آپ سے ملنے آئیں۔ باتیں کرتے کرتے دیر ہو گئی تو آپ نے مناسب سمجھا کہ آپ کو گھر تک پہنچا آئیں جب آپ ان کو گھر چھوڑنے کے لئے جا رہے تھے تو راستہ میں دو شخص ملے جن کے متعلق آپؐ کو شبہ تھا کہ شاید ان کے دل میں کوئی وسوسہ پیدا نہ ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی عورت کے ساتھ رات کے وقت کہاں جا رہے ہیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو ٹھہرا لیا اور فرمایا

اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ

دیکھو یہ میری بیوی صفیہ ہیں۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہمیں آپ پر بدظنی کا خیال پیدا ہی کس طرح ہو سکتا ہے

آپؐ نے فرمایا:-

اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِيْ مِنَ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا“

(بخاری)

شیطان انسان میں اسی طرح سرایت کر جاتا ہے جیسے خون رگوں میں چلتا ہے۔ مجھے خدشہ پیدا ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں بدگمانی پیدا نہ ہو۔ اور تم ہلاک نہ ہو جاؤ۔

اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ فسادات بدظنی سے ہی شروع ہوتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنونِ فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے اگر نیک ظن کرے تو پھر کچھ دینے کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔ جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزل مقصود پر پہنچنا مشکل ہے۔ بدظنی بہت بُری چیز ہے۔ انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے“ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰)

غرض بدظنی بہت بُری بلا ہے اور تمام فسادات کی جڑ ہے۔ اس کی وجہ سے انسان تمام نیکیوں اور اعمال سے محروم ہو جاتا ہے پھر کیوں نہ انسان اس بُری عادت کو ترک کر دے اور نیک ظنی اور حسن ظنی سے کام لے کر نیکی حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کو ہمیشہ نظر رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کی کامل پیروی کرے۔ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کا مقرب بن سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”یاد رکھو ظن مفید نہیں ہو سکتا خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا۔ یقین ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو بامراد کر سکتی ہے یقین کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ اگر انسان ہر بات پر بدظنی کرنے لگے تو شاید ایک دم بھی دنیا میں نہ گزار سکے وہ پانی بھی نہ پی سکے کہ شاید اس میں زہر ملا دیا ہو۔ بازار کی چیزیں نہ کھا سکے کہ ان میں ہلاک کرنے والی کوئی شے ہو۔ پھر کس طرح وہ رہ سکتا ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم)

ہمیں چاہیئے کہ اس فعل سے بچنے کے لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہیں۔ تا اس بد فعل کے مرتکب نہ ہوں۔

رسالہ مسائل زکوٰۃ

آپ کی طرف سے پوسٹ کارڈ آنے پر نظارت ہذا کی طرف سے مفت آپ کی خدمت میں بھجوا دیا جائیگا۔ ان شاء اللہ

ناظر بیت المال آمد قادیان

مولانا عبدالوہاب آدم صاحب اور مولوی محمد شریف صاحب امینی کی تقاریر

بقیہ صفحہ اوّل

.... حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّرؓ کے ہاتھ سے لگا ہے۔ غانا کی آزادی سے پہلے وہاں بُت پرست لوگ تھے۔ عیسائی مشنری ان کو تبلیغ کرتے رہے اور عیسائی بنا لیا۔ حضرت مولانا نیّر صاحبؓ کی آمد پر جب ان لوگوں نے آپ کے ہاتھ میں قرآن کریم اور بائیبل دیکھی تو حیران رہ گئے۔ آپ نے بائیبل سے اسلام کے تمام ارکان ثابت کر کے دکھائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں عظیم الشان پیشگوئیاں پیش کرتے رہے اور آہستہ آہستہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا کہ اس وقت دو لاکھ احمدی غانا میں موجود ہیں (افریقہ کے دوسرے تمام ممالک میں بھی لاکھوں احمدی موجود ہیں۔ الحمدللہ) غانا میں ۱۰۴ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور پچاس پرائمری سکول کھل چکے ہیں۔ اب نصرت جہاں سکیم کے تحت چار ہسپتال بھی کھل چکے ہیں جو خدا کے فضل سے بہت کامیابی سے چل رہے ہیں۔ اور ہمارے ڈاکٹر جو اپنی زندگیاں وقف کر کے خدمتِ دین کے جذبہ سے اور ساتھ ہی خدمتِ انسانیت کے جذبہ کو لے کر وہاں گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں میں ایسی غیر معمولی شفا بخشی ہے جو تائید الٰہی کا ثبوت ہے

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ افریقہ کے حالات بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ گیمبیا میں حضور کی آمد سے قبل تمام انصار، خدام، اطفال اور لجنات نے مل کر اور رات دن کام کر کے ایک بڑی اور عمدہ مسجد تعمیر کر دی۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ افریقن احمدیوں میں دین کے لئے کتنا جوش ہے۔ دورانِ تقریر میں آپ نے بہت سے ایسے واقعات بتائے جو افریقہ میں احمدیت کی روز افزوں ترقی کے آئینہ دار ہیں۔

آپ نے بتایا کہ اپنے دورہ افریقہ میں حضور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ تبلیغ پر زور دو تو عنقریب تمام افریقی ممالک احمدی ہو جائیں گے چنانچہ غانا والوں نے اس ارشاد کی تعمیل میں ایک مہم جاری کی تمام مرکزی مبلغین اور غانا کے احباب نے، جو تعداد میں ۸۰ تھے ایام وقف کر کے تبلیغ کی اور چار ماہ تک شمالی علاقے میں جد و جہد جاری رکھی جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت سے ایسا نوازا کہ ۵۰۰۰ افراد نے احمدیت قبول کی جن میں بعض بہت اثر و رسوخ رکھنے والے لوگ تھے۔ الحمدللہ

احمدی خواتین کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ایک مخلص احمدی بہن نے اپنے خرچ پر ایک مشن ہاؤس تیار کروا کے دیا ہے اور ایک مسجد کی تعمیر کیلئے ۲۰ ہزار پونڈ (تقریباً چار لاکھ روپیہ) دئے ہیں۔ پھر جب حضور انور نے افریقہ میں ایک طاقتور ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کی تجویز پیش فرمائی تو اس خاتون نے کہا کہ اس کے تمام اخراجات میں ادا کروں گی۔

یہ ایمان افروز تقاریر رات کے دس بجے ختم ہوئیں اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ اپنے فضل سے احمدیت کو جلد تمام دنیا میں روحانی غلبہ عطا فرمائے۔ آمین

اعلاناتِ نکاح

مورخہ ۲۰ احسان (جون) جر گاؤں ضلع جھانسی میں مکرم انوار محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ رائچور نے مکرم حسن محمد خاں صاحب ابن مکرم محمد خاں صاحب جھانسی کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر غلام احمد صاحب جر گاؤں بعوض ۲۵۰۰ روپیہ حق مہر اور مکرم محفوظ الٰہی صاحب ابن مکرم امداد الٰہی صاحب جھانسی کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ اختر جہاں بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر غلام احمد صاحب جر گاؤں بعوض ۲۵۰۰ روپے حق مہر کیا۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے اس موقع پر مبلغ آٹھ روپیہ اعانت بدر میں دئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین

خاکسار محمد انعام ذاکر سیکرٹری مال رائچور

درخواستہائے دعا

۱۔ تقریباً ایک سال سے میری طبیعت متواتر خراب ہے۔ بہت علاج معالجہ اور صدقہ و خیرات کے باوجود کامل شفایابی نصیب نہیں ہوئی۔ اسی دوران بی ایڈ کے امتحان میں بھی شریک ہونا پڑا اور ابھی دو امتحان باقی ہیں لہٰذا تمام بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ میری کامل شفایابی اور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے

خاکسار زبیدہ النساء صدیقہ کٹک اڑیسہ

۲۔ مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش ابھی تک امرتسر کے وکٹوریہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ الحمدللہ پہلے سے طبیعت اچھی ہے۔ صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار نبی بخش احمد گجراتی درویش

واقفین زندگی کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف نہیں کر دیتے۔ حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو گا کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔ یاد رکھو یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش! مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے منافع اور فوائد پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔ اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا ربّ دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات بخشنے والا ہے۔" (ملفوظات حصہ دہم)

جو احباب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات کی روشنی میں خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرنا چاہیں وہ اپنی درخواستیں کوائف تعلیمی اور خدمتِ سلسلہ کے سابقہ تجربہ کے صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ دفتر ہذا کو فوری طور پر بھجوا دیں۔

نوٹ :- منظور کردہ معیار کے مطابق ایسے احباب میٹرک یا کم از کم مڈل پاس ہوں۔ اردو لکھنا پڑھنا جانتے ہوں۔ وقف منظور ہونے پر کچھ عرصہ مرکز میں رہ کر ٹریننگ میں کامیاب ہونے پر ۹۰-۴-۱۲۰ کے گریڈ میں ماہوار گزارہ دیا جائے گا۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات میں سے ایک چندہ ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے مقرر شدہ ہے۔ اور جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر دور دراز سے تشریف لانے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی اور تواضع پر خرچ کیا جاتا ہے۔ جماعت کا ہر فرد یقیناً یہ چاہتا ہے کہ وہ ان مہمانوں کی خدمت میں حصہ دار بنے۔

چونکہ جلسہ سالانہ کے چندہ میں نسبتی بجٹ کے مقابلہ بہت کمی واقع ہو رہی ہے اس لئے سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ وہ اس چندہ کی وصولی کی طرف بھی خاص توجہ دیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ساری جماعت کی نمائندگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :۔

"کچھ ایسے دوست بھی ہیں جنہوں نے ایک مقدس فریضہ کی ادائیگی کے لئے دنیا سے منہ موڑ لیا ہے۔ درویشانِ قادیان جو اپنے ذریعہ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں جن کا میدانِ عمل قادیان کی مختصر سی بستی تک محدود ہے وہ وہاں صرف اپنی نہیں ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ ہمارے دل ان کے لئے محبت اور احترام کے جذبات سے مملو ہیں۔ ہم ان کے احسان مند ہیں کہ انہوں نے ہم سب کی نمائندگی کرتے ہوئے اس فریضہ کی ادائیگی میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا ہے اور دنیا سے منہ موڑ لیا ہے۔ دنیا باوجود اپنی وسعت کے ان کے لئے محدود کر دی گئی ہے۔ ان کے ذرائع معاش محدود ہیں مگر ضروریاتِ انسانی ہم جیسی ہی ہیں۔

پس ہم سب سے ہر ایک کا فرض ہے کہ شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ ہم ان کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم رکھیں"

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست دعا

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز شیخ غلام ہادی صاحب عرصہ دو سال سے دل کے مریض ہیں۔ اس وقت بغرض علاج ویلور مدراس پہنچ چکے ہیں ہفتہ عشرہ کے اندر ان کے دل کا اپریشن ہونے والا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور تمام بھائیوں بہنوں سے درخواست ہے کہ اپریشن کی کامیابی اور میرے عزیز بھائی کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار شیخ غلام مسیح احمدی غلام ہادی اینڈ برادرز چاندنی بازار بھدرک اڑیسہ

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ کی کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے بذریعہ اخبار بدر بطور یاددہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ آپ اپنے ذمہ کا چندہ اخبار بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا فرما دیں تا کہ آئندہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اور ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا اخبار بند ہو جائے۔ اور آپ کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم ضروری اعلانات اور علمی مضامین کی آگاہی کے استفادہ سے محروم رہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

مینجر بدر قادیان

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۲۱	مکرم اے ایچ محمود صاحب	۱۵۹۸	مکرم سید منظور احمد صاحب
۱۰۲۲	" محمد شمس الحق صاحب	۱۶۰۸	" ایس زیڈ ایم احمد صاحب
۱۰۳۴	" ڈاکٹر شاہ خورشید احمد صاحب	۱۶۲۸	" محمد نعمت اللہ صاحب
۱۰۳۸	" مولوی عبد الواحد صاحب	۱۶۵۴	" سید غوث صاحب ٹیچر
۱۰۴۴	" میر احمد دین صاحب	۱۶۵۵	" محمد عارف الدین صاحب
۱۰۴۵	مکرمہ سیدہ اختر صاحبہ	۱۶۹۷	" سید رشید احمد صاحب
۱۰۶۶	مکرم سی مبارک احمد صاحب	۱۷۰۵	" شمس الدین صاحب
۱۰۸۹	" ایم کے ہمباحیان صاحب	۱۸۸۵	" سیٹھ محمد اسماعیل صاحب
۱۱۳۹	مکرمہ زیب النساء صاحبہ	۱۸۸۷	" محمد نعمت اللہ صاحب
۱۱۷۲	مکرم مرزا امیر بیگ صاحب	۱۹۵۶	" عبد الحمید صاحب
۱۱۹۴	" میر اسمٰعیل صاحب	۲۰۰۲	" مجلس خدام الاحمدیہ
۱۲۰۴	" غلام محمد صاحب	۲۰۰۳	" ایم عبد الرحمٰن صاحب
۱۲۱۴	" بشیر محمد خاں صاحب	۲۰۰۵	" خواجہ علیم الدین صاحب
۱۳۲۱	" شیخ محمد ابراہیم صاحب	۲۰۰۶	" محمد احسن صاحب
۱۴۲۵	" شریف احمد صاحب	۲۰۰۷	" عبد الجبار صاحب لون
۱۴۸۰	" مبارک احمد صاحب	۲۰۰۸	" عبد القادر صاحب
۱۴۸۱	" ایم وائی چوہدری صاحب	۲۱۰۶	" کے ایم شیخ صاحب
۱۵۱۷	" عبد الحنیظ صاحب		

ہفتہ تحریک جدید

یکم اخاء (اکتوبر) تا ۷ ر اخاء ۱۳۵۱ ہش

اس سال ہفتہ تحریک جدید مورخہ یکم اخاء تا ۷ ر اخاء ۱۳۵۱ ہش (یکم تا ۷ ر اکتوبر ۱۹۷۲ء) منایا جا رہا ہے جب اعلان ان سات دنوں میں احباب جماعت کو، بالخصوص نئی پود کو اس کے پس منظر اور اس کی مقبولیت اور شاندار نتائج سے آگاہ کرنے کی کوشش کی جائے تا انہیں علم ہو کہ کس طرح خدا تعالیٰ کے ایک محبوب بندہ نے ایک الٰہی تحریک خدمت و اشاعت دین کے لئے آج سے ۳۸ سال قبل جماعت کے سامنے رکھی اور پھر کس طرح خدا تعالیٰ نے اس تحریک کو جماعت کے دلوں میں جگہ دی اور کس طرح جماعت کے تمام افراد نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مسلسل اور غیر معمولی قربانیاں کیں جن کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت کا شرف بخشا اور جماعت اکناف عالم تک پہنچ گئی۔

اس ہفتہ کو پورے اہتمام کے ساتھ منائیں

وکیل المال تحریک جدید قادیان

جلسہ سیرت پیشوایانِ مذاہب بمبئی

انشاء اللہ العزیز جماعت احمدیہ بمبئی کے زیر اہتمام پبلک طور پر ایک جلسہ "سیرت پیشوایان مذاہب" مورخہ ۱۶ ر ستمبر ۱۹۷۲ء شام ۵ بجے پیارے جناح ہال کانگریس ہاؤس میں منعقد کیا جائے گا۔ اس کی صدارت شری وی ایس پاگے چیئرمین لیجسلیٹو کونسل مہاراشٹر فرمائیں گے۔ جماعت ہائے احمدیہ مہاراشٹر اور قرب و جوار کے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس جلسہ میں شرکت فرما کر اس جلسہ کو کامیاب بنائیں۔

خاکسار شریف احمد امینی
انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

حرمت مقاماتِ مقدسہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانات جو مقدس اور تاریخی اہمیت کے حامل ہیں، مرورِ زمانہ کے باعث ان کی ضروری مرمت کا اہم مسئلہ اس وقت سامنے ہے

ہندوستان کی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ انہیں احمدیت کے دائمی مقدس مرکز قادیان کی براہِ راست خدمت کے مواقع حاصل ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ جب چاہیں اس تخت گاہِ رسول کی زیارت سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ اس سہولت اور سعادت کا یہ تقاضا ہے کہ ہندوستان کے مستطیع احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکرانہ کے طور پر مرمت مقاماتِ مقدسہ کی اہم ضرورت کو پورا کریں

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستِ دعاء

مکرم مولوی شیخ غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سرینگر ایک عرصہ سے پیٹ کی تکلیف سے بیمار ہیں مختلف ڈاکٹری معائنوں اور ٹسٹوں کے بعد بھی ڈاکٹر کسی مرض کی تشخیص نہیں کر سکے۔ اور تکلیف بڑھ رہی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خدمات سلسلہ بجا لاتے رہیں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۱/۵۸ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں

Azad Trading Corporation
58/1 Phears Lane Calcutta-12

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔ پتہ نوٹ فرمالیں:-

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta — 1

تار کا پتہ:- "Autocentre"
فون نمبرز 23-1652 23-5222